28

ہفت روزہ لاہور

ندائے خلافت

www.tanzeem.org

تنظیم اسلامی کا ترجمان

مسلسل اشاعت کا 34واں سال

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

3 تا 9 صفر 1447ھ / 29 جولائی تا 4 اگست 2025ء

اس شمارے میں

مقبوضہ کشمیر اور مقبوضہ فلسطین

توہینِ رسالتؐ و مقدسات

پورنو گرافک بلاس فیمی اور اسلام آباد ہائی کورٹ کا متنازعہ فیصلہ

امیر تنظیم اسلامی کا خصوصی پیغام

بے کسی ہائے تماشا کہ نہ عبرت ہے نہ ذوق

استحکامِ پاکستان اور امریکی صدور کا کردار

خصوصی منصب، خصوصی تقاضے

اقامت دین کا کام درحقیقت ایک انقلابی جدوجہد (Revolutionary Struggle) کا متقاضی ہے۔ ایک قائم شدہ نظام کو بیخ و بُن سے اکھاڑ کر اُس کی جگہ ایک صالح نظام کو قائم کرنے کے تقاضے بالکل مختلف ہوتے ہیں۔ یہ انقلاب صرف دعوت و تبلیغ اور وعظ و نصیحت سے نہیں آتا۔ اگرچہ اس میں بھی آغاز دعوت و تبلیغ اور وعظ و نصیحت ہی سے ہوگا اور اس میں تذکیر بھی ہوگی، تبشیر بھی اور انذار بھی ہوگا، لیکن اس کا ہدف یہ ہوگا کہ اِن تمام کاموں کے نتیجہ میں ایک انقلابی جمعیت فراہم کی جائے، اُسے منظم کیا جائے، اُس کی تربیت کی جائے اور اُس میں وہ تمام ضروری اوصاف پیدا کئے جائیں جو کسی انقلابی جماعت کے لیے لازم اور ناگزیر ہیں ---- اور جب اُس جمعیت میں مطلوبہ نظم اور ڈسپلن پیدا ہو جائے تو پھر اُسے نظامِ باطل سے ٹکرا دیا جائے۔ بقول علامہ اقبال ؎

بانشۂ درویشی در ساز و دمادم زن!
چوں پختہ شوی خود را بر سلطنت جم زن!

منہج انقلاب نبویؐ
ڈاکٹر اسرار احمدؒ

مسجدِ اقصیٰ کی حرمت اور فلسطینی مسلمانوں کو اپنی دعاؤں میں شامل رکھیں!

الہدیٰ
ڈاکٹر اسرار احمدؒ 1143

کفار اور مشرکین پر اللہ تعالیٰ کا عذاب

سورۃ العنکبوت | بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ | آیات: 52 تا 54

قُلۡ کَفٰی بِاللّٰہِ بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَکُمۡ شَہِیۡدًا ۚ یَعۡلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِالۡبَاطِلِ وَ کَفَرُوۡا
بِاللّٰہِ ۙ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۵۲﴾ وَ یَسۡتَعۡجِلُوۡنَکَ بِالۡعَذَابِ ؕ وَ لَوۡ لَاۤ اَجَلٌ مُّسَمًّی لَّجَآءَہُمُ الۡعَذَابُ ؕ
وَ لَیَاۡتِیَنَّہُمۡ بَغۡتَۃً وَّ ہُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۵۳﴾ یَسۡتَعۡجِلُوۡنَکَ بِالۡعَذَابِ ؕ وَ اِنَّ جَہَنَّمَ لَمُحِیۡطَۃٌۢ بِالۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۵۴﴾ۙ

آیت ۵۲: ﴿قُلۡ کَفٰی بِاللّٰہِ بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَکُمۡ شَہِیۡدًا ۚ﴾ ”(اے نبی ﷺ!) آپ کہہ دیجیے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ کافی ہے بطورِ گواہ۔“

﴿یَعۡلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ﴾ ”وہ جانتا ہے، جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔“

﴿وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِالۡبَاطِلِ وَ کَفَرُوۡا بِاللّٰہِ ۙ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۵۲﴾﴾ ”اور وہ لوگ جو باطل پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ کا کفر کرتے ہیں، یقیناً وہی خسارہ پانے والے ہیں۔“

آیت ۵۳: ﴿وَ یَسۡتَعۡجِلُوۡنَکَ بِالۡعَذَابِ ؕ وَ لَوۡ لَاۤ اَجَلٌ مُّسَمًّی لَّجَآءَہُمُ الۡعَذَابُ ؕ﴾ ”یہ لوگ جلدی مچا رہے ہیں عذاب کی۔ اور اگر (پہلے سے) ایک وقت معیّن طے نہ ہو چکا ہوتا تو ضرور اُن پر عذاب آ چکا ہوتا۔“

﴿وَ لَیَاۡتِیَنَّہُمۡ بَغۡتَۃً وَّ ہُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۵۳﴾﴾ ”اور وہ اُن پر اچانک آ جائے گا اور انہیں پتا بھی نہیں چلے گا۔“

آیت ۵۴: ﴿یَسۡتَعۡجِلُوۡنَکَ بِالۡعَذَابِ ؕ﴾ ”یہ لوگ عذاب کے لیے جلدی مچا رہے ہیں۔“

﴿وَ اِنَّ جَہَنَّمَ لَمُحِیۡطَۃٌۢ بِالۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۵۴﴾﴾ ”حالانکہ جہنّم اُن کافروں کا گھیراؤ کر چکی ہے۔“

جہنّم کی آگ ایک غیر مرئی چیز ہے، اس لیے انہیں یہ نظر نہیں آ رہی، لیکن حقیقت میں یہ انہیں چاروں طرف سے گھیر چکی ہے۔

درس حدیث
مسلمان کسی مسلمان پر نہ خود ظلم کرے نہ کسی اور کو کرنے دے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((اَلْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، پس اُس پر ظلم نہ کرے اور نہ ظلم ہونے دے۔ جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرے، اللہ تعالیٰ اُس کی ضرورت پوری کرے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کی ایک مصیبت کو دور کرے، اللہ تعالیٰ اُس کی قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک بڑی مصیبت کو دور فرمائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو چھپائے، اللہ تعالیٰ قیامت میں اُس کے عیب چھپائے گا۔“

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقبوضہ کشمیر اور مقبوضہ فلسطین

5 اگست 2019ء کا دن تاریخ عالم کے سیاہ ترین ابواب میں ایک اور بھیانک باب کا اضافہ تھا، جب غاصب بھارتی حکومت نے مقبوضہ جموں و کشمیر کی خصوصی حیثیت والی آئینی شق 370 اور 35A کو بیک جنبش قلم ختم کر دیا اور مقبوضہ کشمیر کو بھارتی آئین کے تحت ہی دی گئی خصوصی حیثیت کو آناً فاناً ختم کر کے کم و بیش ڈیڑھ کروڑ نفوس پر مشتمل جموں، وادی اور لداخ کو یونین ٹیریٹریز قرار دے دیا اور انہیں بھارت میں ضم کر لیا گیا۔ مقبوضہ کشمیر کو جو پہلے ہی مقبوضہ فلسطین کی طرح مسلمانوں کی ایک جیل تھی اُسے مزید جہنم کدہ بنا دیا۔ مقبوضہ کشمیر کی تنظیم نو کے نام پر نیا قانون منظور کر لیا گیا اور اُس کے تحت ہزاروں افراد کو قید کر کے ان کی نقل و حرکت پر پابندیاں عائد کر دی گئیں۔ پورے خطے کو لاک ڈاؤن کا شکار کیا گیا اور تمام تر ذرائع نقل و حرکت اور مواصلات معطل کر دیئے گئے۔ بھارتی حکومت کے اس وحشیانہ اقدام کے تحت 5 اگست 2019ء کے بعد سے مقبوضہ کشمیر میں سینکڑوں مسلمان بچوں، عورتوں، بوڑھوں اور جوانوں کو نہایت بے دردی سے شہید کر کے اپنی سفاکیت کا سر عام مظاہرہ کیا گیا۔ عورتوں اور بچوں سمیت سینکڑوں کو پابند سلاسل کر دیا گیا اور وہ افراد گنتی سے باہر ہیں جنہیں ایسے کالے قانون کی زد میں لایا گیا جس کی رو سے کسی بھی شخص کو بغیر کسی الزام کے غیر معینہ مدت تک قید میں رکھنے کی اجازت ہے۔ سر عام درندگی اور وحشت کا بازار گرم کیا گیا اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔ ہسپتالوں میں ادویات اور دیگر ضروری وسائل کی قلت کے سبب اَن گنت مریض اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ ڈاکٹر بھی بے بسی کی تصویر بن کر رہ گئے۔ المیہ یہ ہے کہ مظلوم کشمیریوں کا کوئی پُرسان حال نہیں۔ مقبوضہ کشمیر کی سیاسی قیادت کو بھی جیلوں میں بند کر رکھا ہے۔ اس اندوہناک سانحہ کو وقوع پذیر ہوئے چھ برس گزرنے کو ہیں اور اب تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسلم دنیا اور پاکستان بھی شاید بھارت کے 5 اگست 2019ء کے مجرمانہ اقدام پر مکمل بے حسی کا شکار ہو چکے ہیں۔

حقیقت میں آزادی کا جذبہ ایک ایسا جذبہ ہے کہ انسان سر ہتھیلی پر رکھ کر آگے بڑھتا ہے۔ پھر یہ کہ آزادی کو اگر مذہب کا انجکشن لگ جائے تو موت کو گلے لگانا خواہش بن جاتی ہے۔ گویا شہادت مطلوب و مقصود بن جاتی ہے۔ ماضی قریب میں افغان طالبان اور آج غزہ کی مثالیں سامنے ہیں۔ ایک نیوز چینل کے اینکر نے ایک امریکی سے انٹرویو کے دوران پوچھا کہ امریکہ ایک عظیم قوت ہے لیکن وہ افغان طالبان سے شکست کیوں کھا رہی ہے تو امریکی کا جواب تھا: "They want to die and we want to live"۔ کچھ ایسا ہی معاملہ غزہ کے مظلوم لیکن غیور مسلمانوں کا ہے اور یہی کامیابی کا اصل راز ہے۔ کشمیری مسلمان بھی اب اُس نہج پر پہنچتے جا رہے ہیں کہ آزادی یا موت! لہٰذا کشمیری اگرچہ تکلیف میں ہیں، بدترین تشدد کا شکار ہو رہے ہیں لیکن بھارتی تشدد سے آزادی کا جذبہ مزید بڑھتا جا رہا ہے۔ البتہ دشمن کے عزائم بھی واضح ہیں۔ اُس کا ظلم اُسے درندگی کی بھی بدترین سطح پر لا چکا ہے۔ یہ اسفل سافلین کے لشکر ہیں جو انسانیت پر بدنما داغ ہیں۔

ہمارے ہاں کی انسانی حقوق کی نام نہاد تنظیمیں مغرب کا نمک حلال کر رہی ہیں۔ 5 اگست 2025ء کو بھی گزشتہ چھ سالوں کی طرح اُن کی پُراسرار خاموشی برقرار رہے گی۔ انھیں صرف اُس وقت چیخنا ہوتا ہے جب

ہفت روزہ
لاہور
ندائے خلافت
تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر
تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
3 تا 9 صفر 1447ھ جلد 34
29 جولائی تا 4 اگست 2025ء شمارہ 28
مدیر مسئول حافظ عاکف سعید
مدیر رضاء الحق

مجلس ادارت
• فرید اللہ مروت • محمد رفیق چودھری
• وسیم احمد باجوہ • خالد نجیب خان

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
"دارالاسلام" ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک ...... 800 روپے
بیرون پاکستان
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (16000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اندرونِ سندھ کوئی ہندو لڑکی اپنی مرضی سے مسلمان ہو کر شادی کرتی ہے، کسی شاتم رسول کو سزا ہوتی ہے یا سوشل میڈیا پر بدترین توہین رسالت ﷺ ومقدسات میں ملوث انسان نما شیطانوں کو گرفتار کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں قادیانیوں کے غم میں بھی گھلتی رہتی ہیں۔ اُدھر 57 مسلم ممالک کو چُپ لگی ہے۔ وہ حساب کتاب میں مصروف ہیں۔ متحدہ عرب امارات کی 150 ارب ڈالر کی بھارت سے تجارت ہے جو اگلے سال مزید بڑھ کر 200 ارب ڈالر ہو جائے گی۔ سعودی عرب بھارت میں اربوں ڈالر کی سرمایہ کاری کر رہا ہے۔ اُن کی آنکھوں پر تو ڈالر کے پردے پڑے ہیں لہٰذا انھیں مسلمان بھائیوں کے خون سے رنگے ہوئے مودی کے ہاتھ دکھائی نہیں دیتے۔ لیکن یہ بھی نہیں بھولنا چاہیے کہ پاکستانیوں کو بھی اُمت مسلمہ کی یاد صرف اُس وقت ستاتی ہے جب وہ دیوالیہ ہو رہا ہوتا ہے وگرنہ مشرف کے دور سے ہماری خارجہ پالیسی کا بنیادی ستون ’’سب سے پہلے پاکستان‘‘ ہے۔ بہرحال یہ مقبوضہ کشمیر کی صورتِ حال کا نوحہ ہے جو ہم گزشتہ چھ برس سے پڑھ رہے ہیں۔

بظاہر غاصب بھارتی حکومت اپنے ننگِ انسانیت عزائم کی تکمیل پر بغلیں بجا رہی ہے لیکن وہ بھول بیٹھی ہے کہ تاریخِ اقوامِ عالم کے اوراق واشگاف الفاظ میں اور بانگِ دہل گواہی دے رہے ہیں کہ جب بھی دنیا کے کسی خطے میں کسی بھی حریت پسند قوم کو جابرانہ ہتھکنڈوں سے کچلنے کی کوشش کی گئی اور انہیں ان کے جائز حق سے محروم کرنے کی مکروہ سازشیں رچائی گئیں تو اس قوم کے بہادر مرد وزن اور بچے اپنی آزادی کے حصول کی خاطر سیسہ پلائی دیوار میں تبدیل ہو گئے اور وقت کے ساتھ ساتھ مزید منظم ومربوط ہو کر کامیاب وکامران ٹھہرے، چاہے اس کے لیے انہیں کتنی ہی بھاری قیمت کیوں نہ چکانا پڑی ہو۔ آج بھی اقوامِ عالم انگشت بدنداں ہیں کہ کس طرح معصوم ومظلوم کشمیری، مقبوضہ علاقوں میں بھارتی جبر واستبداد کا پوری بہادری سے مقابلہ کر رہے ہیں اور بھارتی قابض افواج کی شعلہ اگلتی بندوقوں کے سامنے اپنی جانوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے سینہ سپر ہیں۔ اہلِ مغرب دنگ ہیں کہ کس طرح معصوم کشمیری بچے بھارتی بندوقوں سے نکلتے چھروں کے سبب اپنی قیمتی آنکھوں کو چھلنی کرا کر بھی اپنے بلند وبالا مقصد سے پیچھے ہٹنے کو قطعاً تیار نہیں۔ اور وہ غاصب قوتوں کو سرِعام للکار رہے ہیں۔ انہیں یقین ہے کہ بھارتی استبداد انہیں کبھی بھی جھکا نہیں سکتا اور انہیں یہ مکمل یقین بھی ہے کہ باطل کا سر اللہ کے فضل وکرم سے نگوں ہو کر رہے گا اور جلد فتح کا سورج اُن کے حق میں طلوع ہوگا۔ بھارتی سامراج کے حصے میں رات آئے گی اور مظلوم کشمیریوں کے آنگنوں میں دن چڑھے گا اور پوری دھرتی پر رحمتِ سکینہ کا نزول ہوگا۔ ان شاء اللہ!

جہاں تک بھارت اور اسرائیل کے گٹھ جوڑ کا تعلق ہے تو بہرحال جس طرح ہر موڑ پر اسرائیل کی مکمل پشت پناہی کی گئی اُسی طرح اہلِ مغرب نے تو روزِ اول سے بھارت کا ہی ساتھ دیا ہے۔ پہلگام کا فالس فلیگ اور اس کے بعد بھارت کے اقدام سب کے سامنے ہیں۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی خصوصی عنایت تھی کہ پاکستان کے آپریشن ’’بنیان مرصوص‘‘ نے دشمن کے ہوش گم کر دیے۔ لیکن بھارت تو اب اسرائیل اور امریکہ کے کیمپ میں مکمل طور پر جا چکا ہے اور وہ اُن کی ہر بات کو تسلیم کرے گا۔ ہمارے نزدیک پاکستان پر امریکہ اور اسرائیل کی پشت پناہی کے ساتھ بھارتی جارحیت کا معاملہ ابھی ٹلا نہیں۔ یہ بھی یاد رہے کہ اسرائیل کی نظرِ بد اسلامی ایٹمی پاکستان پر مرکوز ہے۔ 1967ء میں اسرائیلی وزیراعظم ڈیوڈ بن گوریان نے پاکستان کو اپنا اصل دشمن قرار دیا تھا۔ موجودہ اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو ماضی قریب میں پاکستان کے ایٹمی دانت توڑنے کی خواہش کا کھلم کھلا اظہار کر چکا ہے۔ یہود (اسرائیل) اور مشرکین (ہنود) کے اس گٹھ جوڑ کے حوالے سے قرآن پاک میں اللہ رب العزت ہمیں متنبہ کرتا ہے: (ترجمہ) ’’تم لازماً پاؤ گے اہلِ ایمان کے حق میں شدید ترین دشمن یہود کو اور اُن کو جو مشرک ہیں،‘‘ (سورۃ المائدہ:82)

گویا یہودیوں کے ساتھ ساتھ ہندوؤں کا مسلمانوں کا بدترین دشمن ہونے کا بھی ہمیں قرآن پاک سے معلوم ہوا، اس لیے کہ آج کی دنیا میں ہندو ہی ایسے کھلے مشرک ہیں جو بتوں کو سامنے رکھ کر پوجتے ہیں جبکہ باقی سب شرک بالواسطہ ہے۔ بھارت اور اسرائیل کا گٹھ جوڑ اگرچہ کئی دہائیوں سے چل رہا ہے لیکن 7 اکتوبر 2023ء کے بعد سے غزہ پر مستقل اسرائیلی درندگی کے بعد جس طرح کھل کر سامنے آیا ہے کہ بھارتی اسلحہ اور ڈرونز بلکہ بعض ذرائع کے مطابق فوجی بھی فلسطینیوں کی نسل کشی میں صہیونیوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں وہ عالمِ اسلام کی آنکھیں کھول دینے کے لیے کافی ہونا چاہیے۔ پھر یہ کہ اب تو بھارت کشمیر میں اسرائیلی آبادکاری کا ماڈل استعمال کر رہا ہے تاکہ مسلمانوں کو اکثریت سے اقلیت میں بدلا جائے۔ ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل مسلسل 22 ماہ سے غزہ کے مظلوم ومجبور مسلمانوں کو اپنی وحشیانہ بمباری کا نشانہ بنا رہی ہے۔ رپورٹس کے مطابق شہداء 70 فیصد عورتوں اور بچوں پر مشتمل ہیں۔ اول تو اسرائیل امدادی سامان کو غزہ میں داخل ہونے ہی نہیں دیتا اور جس تھوڑے سے سامان کو داخلے کی اجازت مل جاتی ہے تو وحشی صہیونی امداد حاصل کرنے کے لیے قطاریں بنائے غزہ کے مسلمانوں کو نشانہ بناتے ہیں۔ گویا درندگی میں بھارت اسرائیل کا شاگرد ہے۔

اس صورتحال میں ہمارے کرنے کا اصل کام یہ ہے کہ ہم کشمیریوں کے اس نعرے کی طرف توجہ دیں جو وہاں صبح وشام گونجتا رہتا ہے’’ پاکستان سے رشتہ کیا: لا الٰہ الا اللہ‘‘۔ یہ ہے وہ رشتہ، یہ ہے وہ اصل بندھن، جس سے کشمیر بنے گا پاکستان کا نعرہ حقیقت میں عملی شکل اختیار کر سکتا ہے۔ لیکن یہ رشتہ تبھی طے ہوگا اور یہ بندھن تب ہی بندھے گا جب پاکستان جو ایک آزاد ملک ہے اور لا الٰہ الا اللہ کے نعرے پر ہی حاصل کیا گیا تھا، وہاں اسلام کا نظامِ عدلِ اجتماعی عملی طور پر نافذ ہوگا۔ یقین کیجیے اگر پاکستان ایک اسلامی فلاحی ریاست بن جائے تو کشمیر کی تحریک آزادی ایسی قوت پکڑے گی کہ بھارت اگر اپنی تمام فوج ملک کی سرحدوں سے نکال کر کشمیر میں جمع کر دے تب بھی کشمیریوں کی آزادی میں رکاوٹ پیدا نہیں کر سکے گا۔ صرف اس بات سے اندازہ کیجیے کہ آج جبکہ پاکستان مالی لحاظ سے دیوالیہ ہوا چاہتا ہے، سیاسی لحاظ سے ابتری کا شکار ہے۔ صوبائی تعصبات بھی سر اُٹھائے ہوئے ہیں اور ملک درجنوں دوسرے مسائل کا شکار ہے۔ اس کے باوجود اگر کشمیری اپنا رشتہ پاکستان سے جوڑ رہے ہیں اور اپنا خون بے دریغ بہا رہے ہیں تو کل اگر پاکستان اسلامی فلاحی ریاست بن جائے، پھر یہاں میرٹ ہو، انصاف ہو، مساوات ہو، طبقاتی اور صوبائی فرق مٹ جائیں۔ فرد اور معاشرہ سے لے کر حکومت اور ریاست سب حقیقی معنوں میں اللہ کی بندگی اختیار کر لیں تو پھر کشمیر کو پاکستان بن جانے سے کون روک سکے گا؟ اب یہ ہم پر منحصر ہے کہ ہم پاکستان کو کب ایک حقیقی اسلامی فلاحی ریاست بناتے ہیں۔ یقین رکھیے، کشمیر کو آزاد ہوتے کوئی وقت نہیں لگے گا۔ ان شاء اللہ!

توہینِ رسالت ﷺ و مقدسات

گھناؤنی سازش اور بے حسی

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کے 18 جولائی 2025ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

خطبۂ مسنونہ اور تلاوتِ آیاتِ قرآنی کے بعد!

آج ہمارا ملک جن مسائل اور مصائب کا شکار ہے اس کی بہت سی وجوہات ہیں لیکن ایک بنیادی وجہ وہ بھی ہے جس کو قرآن میں بیان فرمایا گیا ہے:

''بحر و بر میں فساد رونما ہو چکا ہے لوگوں کے اعمال کے سبب تاکہ وہ انہیں مزہ چکھائے ان کے بعض اعمال کا' تاکہ وہ لوٹ آئیں۔'' (الروم:41)

سورۃ الروم مکی سورت ہے اور اس میں اُس دور کے حالات بیان ہوئے جب روم اور فارس کے درمیان ایک بڑی جنگ ہوئی تھی اور بہت تباہی اور قتل و غارت گری کا معاملہ ہوا تھا لیکن اس میں رہنمائی قیامت تک کے لوگوں کے لیے ہے۔ قرآن مجید پوری نوع انسانی کے لیے کتابِ ہدایت ہے۔ عموماً جب بھی کسی معاشرے میں تباہی اور بربادی کا معاملہ ہوتا ہے، جنگیں شروع ہوتی ہیں، قتل و غارت گری ہوتی ہے، آندھیاں، طوفان یا زلزلے آتے ہیں یا وبائیں، قحط سالی، چوری، ڈاکے اور دیگر کئی طرح کے فتنہ اور فساد برپا ہوتے ہیں تو اس کے پیچھے ایک بنیادی وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ مجموعی سطح پر اس معاشرے کے لوگوں کے اعمال میں بگاڑ پیدا ہو گیا ہوتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک اجتماعی سزا ہوتی ہے جس کا اثر اس معاشرے کے اچھے اور بُرے تمام لوگوں پر پڑتا ہے۔ وہ تمام قومیں جن پر عذاب آئے اُن کے حالات جب ہم قرآن میں پڑھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان قوموں میں مجموعی سطح پر اعمال اور اخلاق میں کوئی انتہائی بڑا بگاڑ پیدا ہو گیا تھا۔ جیسا کہ شعیب علیہ السلام کی قوم شرک کے ساتھ ساتھ ناپ تول میں کمی کے گناہ میں بھی مبتلا ہو چکی تھی۔ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم ہم جنس پرستی کے مہلک اور گھناؤنے جرم میں مبتلا تھی، فرعون نے رب ہونے کا دعویٰ کیا اور سیاسی جبر کے تحت بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا تھا اور ان پر مظالم کر رہا تھا۔ اسی طرح دیگر کئی قوموں کے بارے میں بیان ہوا ہے کہ اُن میں شرک بھی تھا، سیاسی، معاشی اور معاشرتی سطح کے جرائم بھی تھے، اخلاقی جرائم بھی تھے۔ اللہ نے ان پر عذاب نازل کیے۔ نوح علیہ السلام کی قوم پر آسمان و زمین سے اس قدر پانی بھیجا گیا کہ ساری قوم غرق ہوگئی۔ فرعون اور اُس کا لشکر سمندر میں غرق ہوئے، شعیب علیہ السلام کی قوم پر زلزلے اور زوردار چیخ کا عذاب مسلط ہوا۔ آسمان سے شعلے بھی اُن پر برسائے گئے ہیں۔ قارون کو زمین میں دھنسا دیا گیا۔ قوم لوط پر پتھروں کی بارش ہوئی، اُنہیں اندھا کیا گیا اور اُس بستی کو اُٹھا کر پٹخ دیا گیا اور بحر مردار میں غرق کر دیا گیا۔ ان تمام واقعات سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے کہ قوموں پر جب بھی عذاب آتے ہیں تو اُس کی بنیادی وجہ اس قوم کے لوگوں کے بُرے اعمال ہوتے ہیں۔ ان عذابوں کا ایک مقصد تو اعمالِ بد میں مبتلا لوگوں کو سزا دینا ہوتا ہے۔ جیسا کہ اس آیت میں فرمایا:

﴿لِيُذِيۡقَهُمۡ بَعۡضَ الَّذِىۡ عَمِلُوۡا﴾ (الروم:41)

مرتب: ابوابراھیم

''تاکہ وہ اُنہیں مزہ چکھائے ان کے بعض اعمال کا۔''

یہ بھی اللہ کی شان کریمی کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک گناہ کی وجہ سے لوگوں کو نہیں پکڑتا۔ اگر ہر گناہ پر پکڑنے پر آجائے تو زمین پر کسی جاندار کو اللہ باقی نہ چھوڑے۔ جیسا کہ قرآن میں فرمایا:

﴿وَلَوۡ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلۡمِهِمۡ مَّا تَرَكَ عَلَيۡهَا مِنۡ دَآبَّةٍ وَّلٰـكِنۡ يُّؤَخِّرُهُمۡ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ﴾ (النحل:61) ''اور اگر اللہ (فوراً) پکڑ کرتا لوگوں کی ان کے گناہوں کے سبب تو نہ چھوڑتا اس (زمین) پر کوئی بھی جاندار' لیکن وہ مہلت دیتا ہے انہیں ایک وقتِ معین تک۔''

لیکن جب کسی قوم کے گناہ حد سے بڑھ جائیں اور مجموعی طور پر وہ قوم سیدھے راستے سے ہٹ جائے تو پھر اللہ تعالیٰ اُن کی تنبیہ کے لیے پہلے چھوٹے عذاب بھیجتا ہے اور پھر انہیں پوری طرح سزا دیتا ہے تاکہ وہ اپنے اعمال کا مزہ چکھیں۔ ایک بنیادی وجہ تو یہ بھی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ بعض سوالات پیدا ہوتے ہیں کہ آزمائشیں، مصائب، تکالیف اور مشکلات تو اللہ کے رسولوںؑ پر بھی آتی رہیں، انہیں بھی بہت سخت سے سخت حالات سے گزرنا پڑا حالانکہ انبیاء ورسل تو معصوم ہوتے ہیں۔ اسی طرح اللہ کے نیک لوگوں پر بھی آزمائشیں آتی ہیں۔ بنیادی طور پر یہ دنیا امتحان کی جگہ ہے، اور اس دنیا کی زندگی کا مقصد امتحان ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

''جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے اعمال کرنے والا ہے۔'' (الملک:2)

کبھی سورۃ الانبیاء میں اللہ فرماتا ہے:

''ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے اور ہم برائی اور بھلائی کے ذریعے تمہیں خوب آزماتے ہیں اور ہماری ہی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔'' (الانبیاء:35)

اس دنیا میں ہر طرح کے حالات اور مشکلات انسان پر آتی ہیں تاکہ اس کو آزمایا جا سکے کہ وہ اللہ کے بتائے ہوئے راستے پر چلتا ہے یا پھر صراطِ مستقیم کو چھوڑ کر گمراہی کا راستہ اختیار کرتا ہے۔ اللہ کے پیغمبروں پر جو مشکل حالات آتے ہیں یا سخت آزمائشیں آتی ہیں، ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کے لیے ایک مثال قائم ہو جائے تاکہ لوگ مشکل سے مشکل اور سخت سے سخت حالات میں بھی صراطِ مستقیم کو نہ چھوڑیں، جس طرح اللہ کے پیغمبروں نے مشکل سے مشکل حالات میں بھی اللہ تعالیٰ کے دین کو سربلند کرنے کی جدوجہد کی اور اس کی تبلیغ کی۔ اس سے جنت میں اُن کے درجات کو بھی بڑھایا جاتا ہے۔ اسی طرح جب کسی معاشرے میں لوگوں کے اجتماعی اعمالِ بد کی وجہ سے مصائب اور عذاب آتے ہیں تو اس معاشرے کے نیک لوگوں پر بھی اس کے اثرات پڑتے ہیں لیکن اگر وہ اللہ کے دین پر قائم رہیں اور صبر کریں تو اُنہیں آخرت میں اتنا

ہی زیادہ اجر بھی ملے گا۔ پھر احادیث مبارکہ سے بھی پتہ چلتا ہے کہ کئی مرتبہ نیک لوگوں پر آزمائشیں، مصائب، آلام اور بیماریاں آتی ہیں تو وہ اُن کی نجات، بخشش اور درجات میں بلندی کا باعث بن جاتی ہیں۔ اللہ اُن کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور وہ آخرت میں پاک و صاف ہو کر پیش کیے جائیں گے۔

بعض احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کو کوئی بلند درجہ مرتبہ عطا کرنا چاہتا ہے لیکن اس کے اعمال ایسے نہیں ہوتے کہ وہ اس بلند درجے کو حاصل کر لے لہٰذا اللہ تعالیٰ اس کو کسی سختی میں مبتلا کرتا ہے، اُسے تکلیفوں اور آزمائشوں سے گزرنا پڑتا ہے اور اُسے صبر کی توفیق بھی دیتا ہے۔ ان سارے حالات سے گزرنے کے بعد وہ اُس بلند مرتبہ کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے علماء نے لکھا ہے کہ اگر کسی شخص کو بُرے حالات میں دیکھو، سخت آزمائش میں دیکھو تو اُس پر مت ہنسو کہ اس کی حالت تو ایسی ہو گئی، اس کے ساتھ فلاں ہو گیا۔ ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کو کوئی بلند مرتبہ دینا چاہتا ہو۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کسی کو خوشحالی دے کر بھی آزماتا ہے۔ لہٰذا کسی کو خوشحال دیکھ کر، عیاشیوں میں مبتلا دیکھ کر یہ گمان مت کرو کہ اللہ اس سے راضی ہے۔ اللہ نے فرعون اور قارون کو بھی تو نوازا تھا۔ ایک بہت مشہور حدیث بھی ہے:

((اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ))

(رواہ المسلم) ''یہ دنیا مومن کے لیے قید خانہ ہے اور کافر کے لیے جنت ہے۔''

کئی مرتبہ ایسا نظر آتا ہے کہ اللہ کے فرمانبردار اور نیک لوگ مشکلات میں ہوتے ہیں جبکہ اللہ کے باغی، نافرمان اور دین دشمن بڑے عالی شان محلوں میں شاہانہ زندگی گزار رہے ہوتے ہیں۔ مگر اس بات کو مت بھولیے کہ کافروں کے لیے اس دنیا کی چندروزہ زندگی میں مہلت دی گئی ہے جبکہ مومن کے لیے آخرت کی دائمی جنت ہے، جہاں کبھی موت نہیں آئے گی، کبھی مشکلات اور مصائب نہیں آئیں گی۔

بعض اوقات لوگوں پر کچھ مشکلات اور مصائب اس لیے بھی آتی ہیں تاکہ وہ توبہ کر لیں، سیدھے راستے پر آجائیں۔ جیسا کہ زیر مطالعہ آیت میں آخر میں فرمایا: ﴿لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٤١﴾﴾ ''تاکہ وہ لوٹ آئیں۔'' (الروم) یعنی اپنی اصلاح کر لیں، گناہوں اور سرکشی کا راستہ چھوڑ دیں اور صراطِ مستقیم پر آجائیں۔ اس آیت کا یہ حصہ آج کے بیان کا مرکزی موضوع ہے۔

آج ہمارا ملک جن حالات سے گزر رہا ہے اور ہماری قوم جن مصائب کا شکار ہو چکی ہے ان پر ہمیں غور و فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ کبھی سیلاب آ رہے ہیں، کبھی خشک سالی کا عذاب نازل ہوتا ہے اور کبھی بارشیں ہوتی ہیں تو شہروں میں سیلاب کا منظر ہوتا ہے۔ اس کی ایک بنیادی وجہ ہماری حکومتوں اور انتظامیہ کی نااہلی بھی ہے، دریاؤں اور ندی نالوں کے کناروں پر دھڑا دھڑ مارکیٹس بن رہی ہیں، زمینوں پر قبضے کیے جا رہے ہیں، وہاں تعمیرات ہو رہی ہیں، رہائشی منصوبے بن رہے ہیں لہٰذا جب برسات کا موسم ہوتا ہے تو پھر تباہی مچتی ہے۔ اسی طرح ڈیموں کی تعمیر کا معاملہ بھی ہے جس میں ہماری حکومتوں کی طرف سے بہت کوتاہی رہی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ بحیثیت مجموعی ہماری قوم کی دین سے سرکشی اور اللہ کی نافرمانی بھی ایسا اجتماعی جرم ہے جس کی وجہ سے بھی کئی مصائب عذاب بن کر نازل ہو رہے ہیں۔ جیسا کہ گزشتہ دنوں کراچی کے ایک علاقے میں مسلسل 40 دن تک زلزلے کے جھٹکے محسوس ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ لوگ گھروں سے باہر نکل کر کھلے میدانوں میں راتوں کو سوتے رہے۔ اسی طرح دیگر علاقوں میں بھی زلزلوں کے جھٹکوں کی خبریں میڈیا کے ذریعے آتی رہیں۔ اسی طرح خوف اور مہنگائی کا عذاب ہے، عالمی سطح پر جنگوں کے حالات ہیں لیکن ہماری قوم کا مزاج یہ ہے کہ سبق سیکھنے کے لیے تیار نہیں ہے بلکہ جب سمندر میں طوفان آنے والا ہوتا ہے تو ساحل پر جمع ہو کر موج مستی میں مگن ہوتے ہیں پولیس کے منع کرنے کے باوجود سمندر میں جا کر وکٹری کے نشان بناتے ہیں۔ یعنی ہم توبہ کرنے کے لیے، اللہ سے معافی مانگنے کے لیے تیار نہیں ہے۔ جبکہ اللہ کے رسول ﷺ کا اسوہ یہ تھا کہ جب کبھی تیز ہوائیں چلتی تھیں یا گہرے بادل چھا جاتے تھے، زلزلہ ہوتا تھا تو فوراً سجدے کی حالت میں چلے جاتے تھے اور اللہ سے گڑگڑا کر دعائیں مانگتے تھے اور توبہ و استغفار کرتے تھے۔ اسی طرح جب بارش ہوتی تھی تو آپ یہ دعا فرماتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا)) ''اے اللہ! اس کو بہت برسنے والا اور نفع بخش بنا دے۔''

یعنی ایسی بارش عطا فرما جو نفع دینے والی ہو، فائدہ دینے والی ہو۔ اور جب بارشیں بہت شدید ہو جاتی تھیں تب بھی آپ ﷺ دعا مانگتے تھے:

((اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اَللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالْجِبَالِ وَالْآجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْأَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ)) (رواہ البخاری) ''یا اللہ! اب ٹیلوں، پہاڑوں، پہاڑیوں، وادیوں، باغوں اور درختوں کی جڑوں کو سیراب کر۔ ہمارے اردگرد بارش برسا، ہم سے اسے روک دے۔''

یہ اللہ کے رسول ﷺ کا اُسوہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن میں واضح فرما دیا۔

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾

(الاحزاب: 21) ''(اے مسلمانو!) تمہارے لیے اللہ کے رسولؐ میں ایک بہترین نمونہ ہے۔''

ہمیں آپ ﷺ کے اُسوۂ مبارک پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے مگر آج ہمارا طرزِ عمل کیا ہے؟ کیا آج اتنے مصائب اور عذابوں کے باوجود بھی ہمارے اندر رجوع الی اللہ کا خیال پیدا ہو رہا ہے؟ اللہ کی طرف پلٹنے کا اور اللہ سے معافی مانگنے کا خیال پیدا ہو رہا ہے؟

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ آج ہمارا ملک اور قوم جن مشکل حالات سے دوچار ہے، اس کی بہت ساری وجوہات ہیں لیکن ایک بڑی وجہ مجموعی طور پر ہماری قوم کا دین سے باغیانہ اور سرکشی پر مبنی طرزِ عمل ہے، اس پر ہمیں اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنی چاہیے اور جس مقصد کے لیے یہ ملک حاصل کیا گیا اس کی طرف پیش قدمی کی جائے۔ یعنی مملکتِ خداداد پاکستان کو حقیقی معنوں میں اسلامی فلاحی ریاست بنایا جائے۔ اسی میں ہماری دنیوی اور اُخروی نجات ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ناموسِ رسالتؐ

اب ایک بہت اہم مسئلہ پر ہم محتاط انداز میں کلام کرنا چاہتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ حکمرانوں تک بھی ہماری بات جائے اور وہ بھی اپنے گریبانوں میں جھانکیں کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے حکمران ہونے کی حیثیت سے کیا اُن کی ذمہ داری نہیں بنتی کہ وہ ناموسِ رسالت ﷺ، قرآن کریم اور دیگر مقدسات کی حرمت اور ناموس کے تحفظ کو یقینی بنائیں؟ سوشل میڈیا پر ایک بہت بڑا فتنہ برپا ہے کہ ناموسِ رسالت ﷺ، قرآن مجید، امہات مومنینؓ اور صحابہ کرامؓ اور اہل بیتؓ کی شان میں گستاخیاں کی جا رہی ہیں اور توہین مذہب و مقدسات کی بدترین شکل ہے کہ بے حیائی اور فحاشی پر مبنی مواد (ویڈیوز اور تصاویر) کے ذریعے یہ گستاخیاں کی جا رہی ہیں۔ یہ بدترین شیطانی ہتھکنڈے ہیں جن میں ہماری نوجوان نسل کو مبتلا کیا جا رہا ہے جس کی وجہ سے اُن کی دنیا اور آخرت دونوں برباد ہو رہے ہیں اور سب سے بڑھ کر وہ توہین مذہب، توہین رسالتؐ، توہین قرآن اور توہین صحابہ و صحابیات اور توہین مقدسات کے مرتکب ہو کر بدترین عذاب کو دعوت بھی دے رہے ہیں۔ یہ بہت بڑا فتنہ ہے جس کی وجہ سے آج حکومت بھی پریشان ہے، FIA بھی پریشان ہے، PTA بھی پریشان ہے۔

ریاستی اداروں کے اعلیٰ عہدیداران، ججز، وکلاء، علماء سب پریشان ہیں۔ حکومتی اداروں نے علماء سے بھی کہا

ہے کہ وہ اپنے خطابات میں عوام کو اس حوالے سے پیغام دیں کہ اپنی اولاد کو اس فتنہ سے بچانے کی کوشش کریں۔ حکومتی اور ریاستی اداروں ، علماء ، اہل علم اور دیگر کئی شعبوں کے لوگوں نے کوشش کی ہے کہ اس پورے معاملے کی چھان بین کی جائے اور مکمل تحقیقات کروائی جائیں کہ اس پورے فتنہ کے پیچھے کون ہے اور ملک کے اندر سے کون کون سے عناصر اس میں ملوث ہیں۔ کم وبیش 700 افراد کو گرفتار کیا گیا ہے، عدالتوں میں مقدمات بھی چل رہے ہیں اور کچھ لوگوں کو سزائیں بھی ہوئی ہیں۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ تحقیقات شفاف ہوں اور جس پر جرم ثابت ہو اُس کو قرار واقعی سزا دی جائے۔ آئین کی دفعہ 295 سی کا اطلاق ہونا چاہیے۔

درحقیقت یہ مغرب کا ایجنڈا ہے کہ مسلمانوں کے دلوں سے روح محمد ﷺ کو نکال دو ، دین کی محبت اور ایمان سے محروم کردو۔ مغرب کے اس ناپاک ایجنڈے کے دفاع میں ہمارے بعض سیکولر اور لبرل لوگ اس معاملے کو اُلجھا رہے ہیں، مختلف الزامات لگا رہے ہیں۔ جن لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے یا جن کے مقدمات عدالتوں میں زیر سماعت ہیں ان کو بے قصور اور مظلوم ثابت کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، اُن سے پیسے لینے کے الزامات لگائے جارہے ہیں۔ اس طبقہ کو عدالت میں ثبوت پیش کرنے کا کہا گیا اور متواتر 18 دن تک ان کے الزامات نشر ہوتے رہے۔ گستاخوں کے وکلاء 18 دن میں کوئی ٹھوس ثبوت پیش نہ کرسکے لیکن بدترین توہین رسالت ومقدسات کو کھول کھول کر بیان کیا گیا۔ جب مدعیان علیہ کی طرف سے وکلاء پیش ہوئے اور اُن کی طرف سے دلائل دینے کی باری آئی تو جج صاحب نے فوراً سماعت لپیٹ دی کہ اب کمیشن بنایا جائے گا۔ مدعیان علیہ کا موقف یہ ہے کہ اب ہم ان سب لوگوں کے خلاف عدالت میں جائیں گے جو اس کیس کو الجھا رہے ہیں اور جو توہین رسالتؐ کے مجرموں کو تحفظ دے رہے ہیں، چاہے وہ ججز ہوں، یا کوئی بھی ہوں۔ سوشل میڈیا پر بھی ججز کے طرز عمل پر لوگ سوالات اُٹھا رہے ہیں کہ یہ یک طرفہ اور جانبدارانہ کارروائی ہوئی ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان ہے جب تک دونوں فریقوں کی بات نہ سن لی جائے اُس وقت تک کوئی فیصلہ نہیں کرنا چاہیے لیکن اس کیس میں عدالت نے مدعیان علیہ کا موقف سننا بھی گوارا نہیں کیا اور کمیشن بنانے کا فیصلہ جاری کردیا۔ پوری قوم جانتی ہے کہ آج تک جس معاملے میں بھی کمیشن بنایا گیا ہے اُس پر مٹی ڈالی گئی ہے اور ثابت شدہ مجرموں کو تحفظ دینے کے لیے کمیشن بنائے جاتے ہیں۔ یہ کارروائیاں ہمارے ملک میں ہوتی رہیں، توہین رسالتؐ کے مجرموں کو ملک سے باہر فرار کروا دیا جاتا رہا ہے۔ درحقیقت لبرل طبقہ کی جانب سے یہ ساری کوششیں 295 سی کو غیر موثر کرنے کے لیے ہورہی ہیں۔ ہمارے قانون میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا ہے، یہ بات بھی مغرب اور اس کے ایجنٹوں کو برداشت نہیں ہورہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک سینکڑوں گرفتاریاں ہوئیں، عدالتوں کی جانب سے اُنہیں توہین مذہب اور توہین رسالت کا مجرم بھی قرار دیا گیا لیکن اس کے باوجود آج تک قانون کے مطابق کسی کو سزا نہیں دی گئی۔ پھر عام لوگ قانون کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں۔ ہم حکمرانوں سے کہنا چاہیں گے کہ اگر آپ مجرموں کو قانون کے مطابق سزا نہیں دیتے تو آپ خود لوگوں کو مجبور کر رہے ہیں کہ وہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لیں کیونکہ معاملہ کسی عام انسان کا نہیں بلکہ امام الانبیاء، رحمۃ للعالمین، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ناموس کا ہے۔ کسی سیاستدان یا طاقتور اداروں کے کسی اعلیٰ عہدیدار کی شان میں گستاخی کردی جائے تو سافٹ ویئر اپ ڈیٹ کیا جاتا ہے، جیل میں ڈالا جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی شان میں گستاخیاں کرنے والوں پر جرم ثابت ہوجاتا ہے تو پھر بھی مجرم کو چھوڑ دیا جاتا ہے اور ملک سے فرار کروا دیا جاتا ہے۔ روزِ محشر نبی پاک ﷺ کی شفاعت کیسے پاؤ گے؟ اس حوالے سے سنجیدگی کے ساتھ غور وفکر کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ کرسی ، یہ اقتدار، یہ عہدے زیادہ دیر برقرار نہیں رہیں گے۔ جو سیکولر اور لبرل قسم کے لوگ ان مجرموں کی حمایت میں کھڑے ہیں، انہیں بھی سوچنا چاہیے۔ بحیثیت انسان اور بحیثیت اُمتی روز محشر آپ کو اللہ کے حضور پیش ہونا ہے۔ کیا جواب دو گے؟

شروع میں سورۃ روم کی آیت کا مطالعہ ہم نے کیا۔ اللہ فرماتا ہے، خشکی وتری میں لوگوں کے کرتوتوں کی وجہ سے فساد پھیل گیا تاکہ اللہ ان لوگوں کو ان کے بُرے اعمال کا مزہ چکھائے۔ آج ہمارے ایسے اعمال اللہ کے عذاب کو دعوت دینے والے ہیں، عدالتوں کے فیصلے آنے کے باوجود ہم سود کا نظام ختم نہیں کر رہے، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ جنگ جاری رکھے ہوئے ہیں، اللہ کے دین اور شریعت سے بغاوت اور سرکشی پر مبنی قانون سازیاں کیے جارہے ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ، صحابہ وصحابیات، قرآن ودیگر مقدسات کی توہین کرنے والوں کو سرے عام تحفظ دیا جارہا ہے۔ یہ سب کرنے کے بعد اللہ کی مدد کیسے آئے گی، اللہ کی رحمت کیسے ہم پر نازل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

گوشۂ انسدادِ سود

وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال اوران کے جوابات

(گزشتہ سے پیوستہ)

سوال 8: انڈیکسیشن کے جائز یا ناجائز ہونے کے حوالے سے آپ کی کیا رائے ہے؟ معاصر فقہاء کے قانونی نکات کو خاص اہمیت دیتے ہوئے قرض کی مدت کے دوران کرنسی کی قیمت میں کمی (ڈی ویلیوایشن) اور افراطِ زر جیسے عوامل کو مدنظر رکھ کر وضاحت کیجیے۔

جواب: انڈیکسیشن سے مراد یہ ہے کہ قرض دار کو اس نقصان کی تلافی کرنی چاہیے جو افراطِ زر اور اس کے سبب سے کرنسی کی قوتِ خرید میں پیدا ہونے والی کمی کی صورت میں قرض خواہ کو اُٹھانا پڑتا ہے۔ بعض لوگوں نے اس کے جواز کے لیے اُس قانون تضامن وہرجانہ (Indemnity) کا حوالہ دیا ہے جس کی رُو سے جو شخص کسی دوسرے کو تکلیف پہنچاتا ہے اُسی پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس کی دادرسی بھی کرے۔ لیکن افراطِ زر اور اس کے زیر اثر جو نقصان قرض خواہ کی دولت کو پہنچتا ہے اُسے کسی طرح بھی قرض دار کا فعل سمجھا نہیں جاسکتا۔ ایسی صورت میں قرض لینے والے کو کیسے ذمہ دار قرار دے کر اس سے تلافی کا مطالبہ کیا جاسکتا ہے؟ ظاہر ہے ایسا کوئی بھی نظام قرض دار کے لیے ضرر رساں ہوگا۔ پھر یہ کہ شریعت کسی بھی صورت میں اصل زر کے علاوہ کوئی بھی مشروط اضافہ جائز قرار نہیں دیتی۔ قرض خواہ کی جانب سے انڈیکسیشن کی مد میں وصول کی گئی اضافی رقم پر اس حدیث مبارکہ کا اطلاق ہوتا ہے جس کی رُو سے کسی قرض کو مالیاتی فائدے سے مشروط کرنا ایک طرح کا ربا ہے۔ (جاری ہے)

بحوالہ: ''انسدادِ سود کا مقدمہ اور وفاقی شرعی عدالت کے 14 سوال'' از حافظ عاطف وحید

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 1189 دن گزر چکے!

پورنوگرافک بلاس فیمی مغرب کا ناپاک ایجنڈا ہے جس کا مقصد ہماری نوجوان نسل کے دل سے نبی پاک ﷺ کی عقیدت اور محبت کو نکالنا اور اسلام سے دور کرنا ہے: آصف حمید

توہین رسالت کے مجرموں کو بچانے کے لیے لبرلز، قادیانی اور بھینسا گروپ کے لوگ جھوٹا پروپیگنڈا پھیلا رہے ہیں: قیصر احمد راجہ

کمیشن ایک بہانہ ہے، C-295 اصل نشانہ ہے: عبدالوارث گل

”پورنوگرافک بلاسفیمی اور اسلام آباد ہائی کورٹ کا متنازعہ فیصلہ“

پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ میں معروف تجزیہ نگاروں اور دانشوروں کا اظہار خیال

میزبان: وسیم احمد باجوہ

سوال: کافی عرصہ سے سوشل میڈیا پر توہین مذہب کے کیسز رپورٹ ہو رہے تھے، FIA نے اس پر ایکشن لیا اور 700 سے زائد لوگوں کو گرفتار کیا، ان پر اسلام آباد ہائی کورٹ میں مقدمات چل رہے ہیں۔ اب اس معاملے کی تحقیقات کے لیے ایک کمیشن بھی بنا دیا گیا ہے۔ اصل حقائق کیا ہیں؟

قیصر احمد راجہ: اس کیس کے حوالے سے حقائق جاننا بہت ضروری ہے کیونکہ اس حوالے سے بہت زیادہ غلط فہمیاں پھیلائی جا رہی ہیں۔ قومی کمیشن برائے انسانی حقوق بھی 767 افراد کی گرفتاری کا بتا رہا ہے۔ حالانکہ یہ تعداد کم ہے۔ اسی طرح اب اسلام آباد ہائی کورٹ نے بھی 400 مقدمات کا لکھ دیا ہے۔ حالانکہ اس وقت تک صرف 117 مقدمات ہیں۔ جب ایسے بڑے ادارے اتنی بڑی غلطیاں کر رہے ہیں تو عام عوام کا کیا ہوگا۔ حالانکہ یہ بہت حساس معاملہ ہے اور پوری انسانی تاریخ میں اس قدر بدترین گستاخی اور توہین مذہب کے کیسز سامنے نہیں آئے۔ یہ بدترین لوگ ہیں جو پورنوگرافک بلاس فیمی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ یہ لوگ فحش ویڈیوز اور تصاویر پر صحابہ کرامؓ، اُمہات المومنینؓ، اہل بیتؓ اور انبیاء کرام علیہم السلام کے نام لکھتے ہیں، اسی انداز سے قرآن مجید کی بھی توہین کرتے ہیں، برہنہ ہو کر نماز پڑھتے ہیں اور جسم کے مخصوص اعضا پر مقدس نام لکھتے ہیں اور پھر اس پورنوگرافک مواد کو سوشل میڈیا پر شیئر کرتے ہیں۔ بہت سے لوگوں نے اس طرح کے کیسز کو رپورٹ کیا۔ آخر کار قرآن بورڈ جو کہ حکومت پنجاب کا ادارہ ہے، نے اس کے خلاف FIR درج کروائی اور FIA نے پہلے پہل تقریباً 165 افراد کو گرفتار کیا۔ پھر FIA نے ہی اس طرح کے کیسز کو دیکھنے کے لیے آئین و قانون کے دائرے میں رہتے ہوئے ایک ترتیب بنائی۔ اس کے بعد مزید لوگ پکڑے گئے۔ FIA نے اس بات کو یقینی بنایا کہ کوئی بھی ایسا ملزم گرفتار نہ ہو جس کے خلاف پختہ ثبوت نہ ہوں۔ FIA نے ہر ملزم کے حوالے سے ثبوتوں پر مشتمل رپورٹ جمع کروائی جسے گرفتار کیے گئے ملزمان نے تسلیم بھی کیا۔ اب تک ایک بھی ایسا کیس نہیں ہے جسے عدالت میں چیلنج کیا گیا ہو۔ حتیٰ کہ ملزمان کے والدین بھی تسلیم کر رہے ہیں لیکن ایک دوسرا گروہ ہے جس میں لبرل بھی ہیں، قادیانی بھی ہیں، بھینسا گروپ کے لوگ بھی ہیں انہوں نے ان مقدمات کو متنازعہ بنانے کے لیے اور توہین مذہب کے ملزمان کو بچانے کے لیے ایک مخالف بیانیہ تشکیل دیا کہ لوگوں کو ہنی ٹریپ کر کے پیسے لیے جا رہے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ پنجاب پولیس کی اسپیشل برانچ کی ایک نام نہاد رپورٹ لیک کی گئی جسے FIA نے جھوٹ قرار

مرتب: محمد رفیق چودھری

دیا لیکن بین الاقوامی میڈیا اور این جی اوز نے اس جھوٹ کی بنیاد پر پروپیگنڈا پھیلانا شروع کر دیا اور اس بنیاد پر بعض لوگ حکومت کے پاس پہنچ گئے کہ تحقیقاتی کمیشن بنایا جائے۔ اب اسلام آباد ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا ہے کہ ایک کمیشن بنایا جائے۔

سوال: ملزمان کے وکلاء کا یہ کہنا کس حد تک درست ہے کہ ان لوگوں کو ہنی ٹریپ کر کے توہین رسالت کے کیس میں پھنسایا گیا ہے؟

عبدالوارث گل: مغرب کا اصول ہے کہ جھوٹ اتنی بار بولو کہ وہ سچ لگنے لگے۔ اسلام آباد ہائی کورٹ میں 18 دنوں میں تقریباً 23 سماعتیں ہوئی ہیں اور اس دوران بار بار ایک ہی بات کو دہرایا گیا اور میڈیا کے سامنے بھی بیان کیا گیا کہ ملزمان کو ہنی ٹریپ کیا گیا۔ ان کا کہنا ہے کہ پہلے ملزم کو توہین رسالت پر مبنی ایک تصویر بھیجی گئی، ملزم کے استفسار کرنے پر بتایا گیا کہ ہم نے تو نہیں بھیجی، واپس بھیجو کہ دیکھیں کیا ہے؟ جب ملزم نے واپس بھیجی تو اسے توہین مذہب کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا۔ اسی ایک بیانیہ کو بار بار بیان کر کے عوام میں یہ تاثر پھیلایا گیا کہ یہ کوئی بلاس فیمی بزنس گروپ ہے جو لوگوں کو ٹریپ کرتا ہے۔ لیکن جب ان سے پوچھا گیا کہ کوئی ایک ملزم دکھا دیں جس کو صرف ایک بار شیئرنگ پر پکڑا گیا ہو تو کوئی ثبوت ان کے پاس نہیں تھا۔ اس وقت تک توہین مذہب کے جتنے ملزموں کو بھی گرفتار کیا گیا ہے اُن میں سب وہ لوگ شامل ہیں جو کم از کم چھ ماہ تک مسلسل توہین مذہب کے مرتکب ہوتے رہے ہیں۔ اسی طرح ایک ملزم بھی ایسا نہیں ہے جسے اب تک پیسے لے کر چھوڑا گیا ہو یا عدالت نے اسے بری قرار دیا ہو۔ اگر پیسوں کے لیے ٹریپ کیا جاتا تو امیر طبقہ کے لوگوں کو کیا جاتا جبکہ جو لوگ گرفتار ہوئے ہیں وہ سب مڈل کلاس یا غریب ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ ملزمان پر مقدمہ توہین مذہب اور توہین رسالت کا ہے، ملزمان کے وکلا، اور حمایتی اس پر کوئی بات نہیں کرتے، وہ بار بار انٹرپمنٹ فار اریسٹ (گرفتاری کے لیے جال میں پھنسانا) پر بات کرتے ہیں۔ حالانکہ پوری دنیا میں ملزمان کو پکڑنے کے لیے انٹرپمنٹ فار اریسٹ سٹرنگ آپریشن ہوتے ہیں۔

سوال: کہا جا رہا ہے کہ توہین مذہب کے ان ملزموں کو جو لوگ بچانے کی کوشش کر رہے ہیں ان کے پیچھے مغرب کی این جی اوز ہیں اور وہ ان کو فنڈنگ بھی کر رہی ہیں۔ اس بات میں کتنی صداقت ہے؟

آصف حمید: یہ مغرب کا دیرینہ ایجنڈا ہے جس کو اقبال نے بھی بیان کیا۔

وہ فاقہ کش کہ موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمد اس کے بدن سے نکال دو

نبی اکرم ﷺ سے مسلمانوں کا ایمان کی بنیاد پر جو رشتہ ہے، وہ ایک مسلمان کی اصل طاقت ہے جو ابلیس اور اس کے پیروکاروں کو کھٹکتا ہے۔ کیونکہ بے عمل سے بے عمل مسلمان بھی ناموسِ رسالت ﷺ پر سمجھوتہ نہیں کرتا بلکہ

مرنے مارنے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔ اس لیے ابلیس کے پیروکاروں کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ اس رشتہ کو کمزور کیا جائے۔ اسی لیے جھوٹے مدعیان نبوت کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا۔ جیسا کہ برصغیر میں مرزا غلام احمد قادیانی کو کھڑا کیا گیا، غلام احمد پرویز جیسے منکر حدیث کو کھڑا کیا گیا۔ ایک نے جہاد کے خلاف فتویٰ دیا اور دوسرے نے احادیث مبارکہ سے مسلمانوں کا تعلق توڑنے کی کوشش کی۔ اسی طرح گستاخانہ خاکے بنانے کا سلسلہ شروع کیا گیا، نبی اکرم ﷺ کی نجی زندگی پر گستاخانہ حملے کیے گئے تاکہ لوگوں کے دلوں میں ایمان کمزور ہو۔ قرآن نے کفار کے اس ایجنڈے کو بے نقاب کیا ہے:

''یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ (کی پھونکوں) سے بجھا کر رہیں گے اور اللہ اپنے نور کا اتمام فرما کر رہے گا خواہ یہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔'' (الصف:8)

پہلے صرف کبھی قرآن پاک کے جلے ہوئے نسخے نظر آتے تھے یا کوئی زبان سے گستاخانہ کلمات کہتا تھا تو اس کو پکڑ کر سزا دی جاتی تھی لیکن اب جو پورنوگرافک بلاس فیمی کا سلسلہ شروع ہوا ہے، ذلیل ترین حرکت ہے۔ کسی خبیث ترین آدمی کے ذہن میں بھی کبھی ایسا خیال نہیں آ سکتا جس طرح کی توہین کی باتیں اب سامنے آ رہی ہیں۔ یہ شیطانیت اور حیوانیت کی انتہا ہے اور اس کا ہدف صرف اور صرف اسلام ہے اور ان کا مقصد مسلمانوں کو اذیت دینا ہے۔ سورۃ الاحزاب کی آیت 57 میں بیان ہے:

''بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسولؐ کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے اُن کے لیے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔''

حدیث میں ہے کہ جب تم میں حیا نہ رہے تو پھر جو چاہو کرو۔ یعنی حیا ایسی چیز ہے جو انسان کو بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے جب حیا نہ رہے تو پھر بندہ پستی میں گرتا چلا جاتا ہے۔ آپ اندازہ کیجئے کہ توہین مذہب کے کسی ایک ملزم کو بھی صرف ایک شیئرنگ پر نہیں پکڑا گیا، بلکہ FIA جیسے ریاست کے ذمہ دار اداروں نے پوری تحقیق کے بعد ان ملزمان کو گرفتار کیا ہے لیکن اس کے باوجود مغرب نواز، لبرل اور دین بیزار طبقہ بلاس فیمی بزنس گروپ کا پروپیگنڈا کر رہا ہے، یہی اصل میں بلاس فیمی پروٹیکشن گروپ ہے۔ جبکہ مغرب میں مسلمانوں کو بغیر کسی تحقیق اور ثبوت کے پکڑ کر قتل کر دیا جاتا ہے لیکن اس پر یہی طبقہ بالکل خاموش رہتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ توہین رسالت کے مجرموں کی جو لوگ تائید کر رہے ہیں، وہ بھی توہین رسالت کے مرتکب ہیں، بالکل ایسے ہی جس طرح 295C کا غلط استعمال کرنے والا توہین رسالت کا مرتکب ہوتا ہے، ایسے لوگوں کو بھی سزا دی جانی چاہیے۔ اس پورے معاملے پر دینی طبقہ، مذہبی جماعتیں اور علماء کھڑے ہوں اور ناموس رسالت و مقدسات کا دفاع کریں۔

سوال: 295 سی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ یہ ایک ایسا قانون ہے جس کے تحت ابھی تک توہین رسالت کے کسی ایک بھی ثابت شدہ مجرم کو سزا نہیں دی گئی۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

قیصر احمد راجہ: 295 سی کے تحت جب تک مقدمہ چلتا ہے تو ملزم کو جیل میں رکھا جاتا ہے اور مجرم ثابت ہونے پر سزائے موت سنائی جاتی ہے لیکن بدقسمتی سے ہم کچھ ایسے بین الاقوامی معاہدات میں پھنسے ہوئے ہیں کہ سزا پر عمل درآمد نہیں کر پاتے۔ جیسا کہ +GSP کی جو حالیہ ایکسٹینشن ہوئی ہے، اس کے تحت ہم نے 30 کے لگ بھگ معاہدے سائن کیے ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہم اسلامی سزائیں نہیں دے سکتے۔ لیکن دوسری طرف ممتاز قادری شہید کو سزائے موت دی جاتی ہے اور اس پر عمل بھی کیا جاتا ہے۔ اصل میں یہ منافقانہ طرز عمل ہے جس کی مرتکب ہماری مغرب نواز اشرافیہ ہو رہی ہے اور یہ دہرا معیار ثابت کرتا ہے کہ 1947ء میں ہمیں آزادی نہیں ملی بلکہ غلامی کی ایک اور قسم میں دھکیل دیا گیا جہاں باہر سے آ کر ہمیں کوئی بتائے گا کہ کونسا قانون بننا چاہیے اور کونسا نہیں۔

آصف حمید: اقبال کا بڑا پیارا شعر ہے:

فکر عرب کو دے کے فرنگی تخیلات
اسلام کو حجاز و یمن سے نکال دو

فرنگی تخیلات میں ایک تو نام نہاد اظہار رائے کی آزادی ہے۔ لیکن یہ صرف مسلمانوں کے خلاف بولنے اور توہین مذہب کی حد تک ہے جبکہ دوسری طرف مغرب میں برطانیہ کے بادشاہ کی توہین کی اجازت نہیں ہے۔ اسی طرح ہولوکاسٹ پر کوئی بات کرے تو اسے گرفتار کیا جاتا ہے۔ یہ مغرب کا دہرا معیار ہے۔

سوال: توہین مذہب کے ملزمان کے وکلاء نے الزام لگایا ہے کہ دوران حراست ملزموں پر اتنا تشدد کیا گیا کہ ان میں سے 4 کی ہلاکت ہوگئی۔ اس بات میں کتنی صداقت ہے؟

عبدالوارث گِل: ابھی تک ایک بھی ایسی درخواست سامنے نہیں آئی جس میں ملزم کے لواحقین نے کہا ہو کہ ملزم پر تشدد ہوا ہے اور نہ ہی کسی ایسے ملزم کا نام سامنے آیا ہے جس کی تشدد سے موت ہوئی ہو۔ یہ ایک پروپیگنڈا ہے۔ عدالتیں قانون کی محافظ ہوتی ہیں، ان کی کوشش ہونی چاہیے کہ قانون کا نفاذ ہو، قانون کی بالادستی ہو لیکن اگر عدالتوں کا رویہ ایسا ہوگا جیسا کہ اس کیس میں سامنے آیا ہے کہ ایک جج صاحب کہہ رہے تھے کہ ایسا ہوا ہوگا۔ کیا مطلب ہے ایسا ہوا ہوگا؟ یہ ایک فریق کے الفاظ تو ہو سکتے ہیں لیکن جج کے نہیں۔ جج تو منصف ہوتا ہے اُس کو پوری چھان بین کے بعد کہنا چاہیے کہ ایسا واقعی ہوا ہے۔ یہ بڑی ایک عجیب سی صورتحال ہے۔ اسی وجہ سے جب عوام کا اعتماد عدالتوں سے اُٹھ جاتا ہے تو اس کے بعد لوگ قانون کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں۔ اب کمیشن بنانے کا مقصد کیس کو مشکوک بنانا ہے اور شک کی بنیاد پر ملزمان کو ضمانتیں مل جائیں گی اور پھر انہیں ملک سے فرار کروا دیا جائے گا۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ ملزمان کو معصوم اور مظلوم بنا کر دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لیے 400 میں سے کسی ایک ملزم کو خود تشدد کر کے مار دیا جائے اور الزام لگایا جائے کہ پاکستان میں بڑا ظلم ہو رہا ہے۔ اس کا مقصد 295 سی کو نشانہ بنا کر ختم کرنا ہوگا۔ میں عرصے سے یہ بات کہہ رہا ہوں کہ کمیشن ایک بہانہ ہے، 295 سی اصل نشانہ ہے۔

آصف حمید: پاکستان میں ہزاروں بے گناہ لوگ پولیس مقابلوں کے نام پر قتل کر دیے جاتے ہیں، اس پر یہ نام نہاد این جی اوز اور مغرب نواز لوگ کوئی آواز بلند نہیں کرتے۔ اس کیس میں 4 ملزموں کی ہلاکت کا پروپیگنڈا ایسے کر رہے ہیں جیسے واقعی ایسے ہوا ہو۔ حالانکہ ان کے پاس کوئی ثبوت بھی نہیں ہے۔

قیصر احمد راجہ: اگر عدالت میں کوئی ویڈیو پیش کی جاتی ہے تو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا ہے جو تشدد کے نشان ہیں وہ پیدائشی ہیں، جعلی ہیں یا اصلی ہیں، کس نے تشدد کیا، کہاں پر کیا گیا، پاس کون تھا، ویڈیو کس نے بنائی اور کس نے اپ لوڈ کی۔ یہ ساری باتیں معلوم کرنا قانوناً عدالت کا کام ہے۔ اس کے بعد عدالت فیصلہ دے سکتی ہے کہ واقعی تشدد ہوا۔ لیکن اس کیس میں عجیب معاملہ ہوا کہ محض ایک ویڈیو کی بنیاد پر عدالت نے کہہ دیا کہ تشدد ہوا ہے، یہ بھی نہیں پوچھا کہ بندہ کون ہے؟ حالانکہ میڈیکل آفیسر نے موت کی وجہ طبعی بتائی ہے۔

عبدالوارث گِل: سوال یہ بھی ہے کہ عدالت کا فوکس اس بات پر کیوں نہیں ہے کہ ملزمان نے واقعی توہین کی ہے۔ حالانکہ ڈی این اے اور فرانزک رپورٹ سمیت تمام ثبوت موجود ہیں۔ عدالت پنجاب فرانزک لیبارٹری کی بات سننے کے لیے تیار نہیں ہے، PTA نے جو رپورٹ پیش کی ہے کہ ہم نے اتنی ویب سائٹس بند کی ہیں جن پر واقعی توہین رسالت کا ارتکاب ہو رہا تھا اس پر توجہ دینے کے لیے عدالت تیار نہیں ہے، FIA اور سائبر کرائم کی رپورٹس پر توجہ دینے کو تیار نہیں ہے۔ اس کے برعکس بے معنی اور فضول باتوں میں لگ کر کیس کو الجھا رہی ہے۔ لوگ کہتے تھے کہ پاکستانی عدالتوں میں انصاف کا قتل ہوتا ہے، ہم یقین نہیں کرتے

تھے لیکن اب ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔

سوال: سوشل میڈیا کے حوالے سے کہا جاتا ہے کہ یہ ایسا شتر بے مہار بن چکا ہے کہ جس کے منہ میں جو بات آتی ہے وہ کہہ دیتا ہے، جو چاہتا ہے کچھ بھی لکھ دیتا ہے۔ لہٰذا کوئی رولز اینڈ ریگولیشنز ہونی چاہئیں، کوئی قانون بننا چاہیے۔ لیکن جب پاکستان کے ذمہ دار اداروں نے بڑی محنت سے ثبوت اکٹھے کیے اور کچھ لوگوں کو گرفتار کیا تو ہمارا سیکولر، لبرل اور مغرب نواز طبقہ اس کے خلاف کھڑا ہو گیا۔ ایسا کیوں ہے؟

آصف حمید: جن و انس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی بندگی کے لیے پیدا کیا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا:

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝۵۶﴾

(الذّٰریٰت) ”اور میں نے نہیں پیدا کیا جنوں اور انسانوں کو مگر صرف اس لیے کہ وہ میری بندگی کریں۔“

اس کے برعکس مغرب میں آزادی کا جو نعرہ بلند کیا گیا، وہ اصل میں اللہ کی بندگی سے آزادی کا نعرہ ہے۔ اب یہ مغربی ایجنڈا ہمارے معاشرے میں بھی پھیل رہا ہے اور جس کے ہاتھ میں موبائل ہے وہ جو چاہتا ہے لکھتا ہے۔ اصل حقیقت لوگ بھول جاتے ہیں کہ اس دنیا میں خیر اور شر کی جو جنگ چل رہی ہے، اس میں ہم کس صف میں کھڑے ہیں۔ مغرب نے جو ٹیکنالوجی میں ترقی کی ہے اس کو مغرب نے خیر سے زیادہ شر اور برائی کے شیطانی ایجنڈے کو پھیلانے کے لیے استعمال کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ہمارے معاشرے میں بھی برائی اور بے حیائی کو بہت عام سی چیز سمجھا جا رہا ہے۔ حالانکہ ایک مسلمان کی نجات اللہ کی بندگی میں ہے۔ اگر اس پہلو کو مدنظر رکھا جائے تو پھر سوشل میڈیا سمیت ہر مغربی ٹیکنالوجی کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی متعین کی ہوئی حدود کے اندر رہ کر استعمال کریں گے۔ ورنہ ہم بھی شیطان کے راستے پر کھڑے ہوں گے کیونکہ اللہ کی بندگی سے آزادی، سرکشی اور بغاوت کا نعرہ سب سے پہلے اُسی نے لگایا تھا۔ اسی ایجنڈے کے تحت آج نوجوانوں کے ذہن بدلے جا رہے ہیں، پورے کے پورے معاشرے بدلے جا رہے ہیں۔ اسی سوشل میڈیا کے ذریعے رائے عامہ کو ہموار کیا جاتا ہے اور ملکوں کے اندر خانہ جنگیاں کروائی جاتی ہیں۔ جبکہ دوسری طرف اگر آپ غزہ کی بات کریں، مظلوم فلسطینیوں کی حمایت کریں تو آپ کو وارننگز آنا شروع ہو جاتی ہیں۔ چاہے ججز ہوں، وکلاء ہوں، حکمران ہوں یا عوام ہوں، بحیثیت مسلمان ہم سب کو ان باتوں کو سمجھنا چاہیے۔

سوال: سماعت کے دوران ایک الزام یہ بھی لگایا گیا کہ وکلاء کا ایک گروپ FIA کے ساتھ مل کر پیسے بٹورنے کے لیے لوگوں کو توہین رسالت کے جرم میں پھنسا رہا ہے۔ اس میں کتنی سچائی ہے اور کتنا فریب ہے؟

قیصر احمد راجہ: مخالفین کی جانب سے اصل الزام تو یہی تھا، باقی جتنی بھی بحث ہوئی وہ اس جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لیے تھی۔ کمیشن کی ڈیمانڈ بھی اسی وجہ سے تھی۔ اس الزام کی بنیاد سپیشل برانچ کی ایک رپورٹ کو بنایا گیا۔ حالانکہ سپیشل برانچ تو روزانہ کی بنیاد پر خبریں متعلقہ اداروں کو بھیجتی ہے اور یہ ان اداروں کا کام ہوتا ہے کہ وہ اس خبر کی جانچ پڑتال کریں کہ وہ سچی ہے یا جھوٹی ہے۔ لیکن اس کیس میں بغیر کسی تحقیق کے اس خبر کی بنیاد پر عدالت نے کمیشن بنانے کا فیصلہ دے دیا۔ حالانکہ رپورٹ میں کوئی باقاعدہ ثبوت نہیں تھا۔ صرف اتنا لکھا ہوا تھا کہ ”ایک سورس کے مطابق“۔ سورس جھوٹا بھی ہو سکتا ہے۔ سپیشل برانچ کے سربراہ فیصل راجہ نے عدالت میں باقاعدہ کہا کہ ہم نے اس پر تحقیق نہیں کی۔ محض ایک سورس کی خبر تھی جو ہم نے FIA کو بھیج دی۔ FIA نے تحقیق کے بعد عدالت کو رپورٹ پیش کی کہ یہ سب جھوٹ ہے۔ اس کے بعد ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ مخالفین کے کیس کو خارج کر دیا جاتا لیکن بجائے اس کے عدالت نے جھوٹ کو سہارا دیا۔ ملزمان کے وکیل نے ایک اور جھوٹا الزام لگایا کہ FIA کی رپورٹ کے مطابق بلاس فیمی بزنس گروپ 8 کروڑ روپے لے چکا ہے۔ ہم نے ثبوت کے طور پر حوالہ نمبر مانگا لیکن آج تک نہیں دیا گیا۔ اسی طرح ایمان مزاری نے بھی ایک جھوٹ گھڑا کہ 14،14 لاکھ روپے لیے گئے ہیں لیکن بعد میں انہوں نے بھی بیان بدل لیا کہ یہ تو چندہ تھا۔ FIA نے جب تحقیق کی تو پتا چلا کہ ملزمان کے والدین نے صاف انکار کر دیا کہ ہم سے کسی نے پیسے نہیں مانگے۔

آصف حمید: اللہ کے دین کا اپنا مزاج ہے، وہ برائی اور بے حیائی کے کاموں کی تشہیر نہیں چاہتا۔ اگر زنا کی حد لگتی ہے تو تب بھی دین کہتا ہے کہ اس کو عام نہ کیا جائے۔ اس کیس کے حوالے سے PTA نے ایک کانفرنس بلائی تھی جس میں علماء بھی شریک ہوئے تھے اور میں بھی شریک تھا۔ اس میں طے ہوا تھا کہ والدین اپنی اولادوں کو اس فتنہ سے بچانے کے لیے احتیاطی تدابیر اختیار کریں اور اسی وجہ سے فون کی bell میں PTA کی جانب سے ایک سائلنٹ میسج جاری ہوتا تھا کہ انٹرنیٹ استعمال کرتے ہوئے والدین اپنے بچوں پر نظر رکھیں کہ وہ کسی غیر اخلاقی ویب سائٹ پر نہ جائیں۔ اسی طرح علماء سے بھی کہا گیا کہ وہ عوام میں اس حوالے سے شعور اجاگر کریں۔ امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ تو تواتر سے یہ بات کرتے ہیں کہ خود کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔

سوال: ہمارے ہاں یہ بات زبان زد عام ہے کہ 295 سی کے قانون کا غلط استعمال ہوتا ہے۔ حالانکہ 295 سی کے ہر کیس میں FIR کے اندراج سے لے کر اعلیٰ عدلیہ میں سماعت تک جس قدر احتیاط کی جاتی ہے کسی اور کیس میں نہیں کی جاتی۔ اگر یہ قانون کسی سطح پر غلط استعمال ہوتا ہے تو اس کی بہتری کے لیے کیا تجاویز دیں گے؟

عبدالوارث گل: دنیا میں کون سا ایسا قانون ہے جس کا غلط استعمال نہیں ہوتا، کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ قانون ختم کر دیا جائے۔ 295 سی جب تک ہے تب تک یہاں امن و سلامتی ہے۔ اقلیتیں اور مسلمان سب محفوظ بھی ہیں۔ جب کہیں توہین مذہب کا الزام لگتا ہے تو SP لیول کا آفیسر اس کی تحقیقات کرتا ہے۔ پختہ ثبوت ملنے کے بعد FIR درج ہوتی ہے۔ اس کے بعد بھی ملزم کے پاس موقع ہوتا ہے کہ وہ لوئر کورٹ یا ہائی کورٹ میں خود کو بے قصور ثابت کرے۔ اس کے بعد سپریم کورٹ بھی پورا موقع دیتی ہے۔ بصورت دیگر اگر یہ قانون ختم کر دیا جاتا ہے تو پھر عوام قانون کو ہاتھ میں لیں گے اور موقع پر لوگوں کو سزائیں دیں گے اور ہو سکتا ہے کہ کئی بے گناہ لوگ بھی مارے جائیں۔ کئی بیرونی قوتیں چاہتی ہیں کہ پاکستان میں بدامنی اور انتشار پھیلے اور تباہی اور عدم استحکام پیدا ہو تو وہ اس صورتحال سے فائدہ اٹھائیں گی۔ لیکن جب تک 295 سی ہے تو ملک ان سازشوں سے محفوظ رہے گا اور لوگوں کی جانیں بھی محفوظ رہیں گی۔

آصف حمید: اگر کہیں 295 سی کا غلط استعمال ہو رہا ہے تو اس کی تحقیق ہونی چاہیے اور جھوٹا الزام لگانے والے کو اسی قانون کے تحت سزا دی جانی چاہیے۔ اگر ایسا ہو گا تو جھوٹا الزام لگانے والا سو بار سوچے گا۔ لیکن اگر ایسا نہیں ہو رہا تو اس کا مطلب ہے کہ ہمارا نظام شفاف نہیں ہے۔ اس میں قانون کا تو کوئی قصور نہیں ہے۔ حالیہ کیس میں اگر جھوٹے الزامات ثابت ہو جاتے تو مخالف گروہ نے اب تک آسمان سر پر اٹھا لینا تھا لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔ دینی طبقہ نے مکمل انحصار عدالت پر کیا ہے۔ لہٰذا عدالت کو بھی چاہیے کہ وہ قانون کے نفاذ کو یقینی بنائے تاکہ عوام کا اعتماد بحال رہے۔

قارئین پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

پروگرام کے شرکاء کا تعارف

1۔ آصف حمید: ناظم مرکزی شعبہ سمع و بصر و سوشل میڈیا تنظیم اسلامی پاکستان

2۔ قیصر احمد راجہ: معروف دانشور اور داعیٔ دین

3۔ عبدالوارث گل: معروف دانشور اور داعیٔ دین

میزبان: وسیم احمد باجوہ: نائب ناظم مرکزی شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان

”اتحادِ اُمت اور پاکستان کی سالمیت“

امیر تنظیم اسلامی کا خصوصی پیغام

تنظیم اسلامی پاکستان کے زیر اہتمام یکم تا 22 اگست 2025ء کے دوران ''اتحادِ اُمت اور پاکستان کی سالمیت'' کے عنوان سے ایک ملک گیر مہم کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ اس مہم کا پس منظر یہ ہے کہ اس وقت ایک طرف ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل غزہ کے مسلمانوں پر ظلم وجبر کی انتہا کو پہنچ چکی ہے اور دوسری طرف کم وبیش 57 مسلم ممالک خاموش تماشائی ہیں اور کچھ نہیں کر رہے۔ پورے عالم اسلام میں افتراق وانتشار ہے جس کی وجہ سے دنیا بھر کے کئی مقامات پر مسلمانوں کا لہو پانی کی طرح بہایا جا رہا ہے اور اُمت مسلمہ کے اسی افتراق اور بے حسی کی وجہ سے اسرائیل بھی ظلم پر تُلا ہوا ہے۔ دوسری جانب امریکہ، اسرائیل اور بھارت کا شیطانی اتحادِ ثلاثہ مملکت خداداد پاکستان کے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔

تنظیم اسلامی گاہے بگاہے آگاہی منکرات مہمات کا اہتمام کرتی ہے۔ دین نے جن باتوں کو منکر قرار دیا ہے، اُن کے خاتمے کے لیے جو کوششیں ہم اپنی زبان کو استعمال کر کے، دیگر وسائل کو استعمال کر کے کر سکتے ہیں، اُن کا اہتمام بھی کرتے ہیں اور اجتماعی سطح پر دعوتی اعتبار سے ہم پروگرامز کا انعقاد بھی کرتے ہیں۔ ماہِ رمضان میں دورہ ترجمہ قرآن اور خلاصہ مضامین قرآن کی نشستوں کا بھی اہتمام کرتے ہیں۔ کبھی سود اور بے حیائی جیسے منکرات کے خلاف مہم چلاتے ہیں۔ لیکن آج پاکستان کو اس کے ازلی دشمنوں سے جو خطرات لاحق ہیں ان کا ادراک ضروری ہے کیونکہ ملک سلامت رہے گا تو یہاں دین کی جدوجہد بھی آگے بڑھے گی۔ ملکی سالمیت کے لوازمات کے حوالے سے عوام میں شعور وآگاہی پھیلانے اور اُمت پر مظالم کے جو پہاڑ توڑے جا رہے ہیں اس حوالے سے حکمرانوں کو توجہ دلانے کے لیے ہم اس مہم کا اہتمام کر رہے ہیں۔

مملکت خداداد پاکستان کو اس لیے حاصل کیا گیا تھا کہ یہاں اسلام کے عادلانہ نظام اجتماعی کو نافذ کریں گے۔ مگر آج ہمارے ملک میں ابراہم اکارڈز کی باتیں ہو رہی ہیں جن کا مقصد اسرائیل کو تسلیم کرنا ہے۔ اس کا مطلب ہوگا کہ ہم مسجد اقصیٰ سمیت فلسطین پر صہیونیوں کا قبضہ تسلیم کر لیں اور فلسطینیوں کا جس بے دردی سے خون بہایا جا رہا ہے اس سے منہ موڑ لیں۔ حالانکہ یہ نہ تو مذہبی لحاظ سے قابل قبول ہے اور نہ ہی اخلاقی اور تاریخی لحاظ سے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنے علاقائی اور ملکی مفادات سے آگے بڑھ کر اُمت کا سوچیں۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ (الحجرات:10) ''یقیناً تمام اہل ایمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔''

نبی اکرم ﷺ نے اُمت مسلمہ کو ایک عمارت اور ایک جسم واحد کی مانند قرار دیا ہے۔ اگر جسم کے ایک حصہ میں تکلیف ہو تو پورا جسم درد محسوس کرتا ہے۔ آج اس درد کو محسوس کرنے کی ضرورت ہے۔ آج سے تقریباً 100 سال پہلے 1924ء تک خلافت عثمانیہ کی صورت میں مسلمانوں کے پاس ایک مرکزیت تھی، لیکن اس کے بعد ہم فرقوں اور علاقوں میں بٹ گئے۔ اس کا فائدہ صہیونیوں سمیت اسلام دشمنوں نے اُٹھایا۔ اس تناظر میں تنظیم اسلامی توجہ دلانا چاہتی ہے کہ اُمت کے اتحاد کی طرف پیش قدمی کی جائے۔

سورہ آل عمران آیت نمبر 103 میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۠﴾ ''اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے تھام لو مل جل کر اور تفرقے میں نہ پڑو۔''

یہ تفرقے تب ختم ہوں گے جب یہ اُمت واقعتاً قرآن مجید کو تھام لے گی اور یہی ''رجوع الی القرآن'' کے عنوان سے تنظیم اسلامی کی بنیادی دعوت بھی ہے۔ اسی طرح سورۃ الشوریٰ کی آیت نمبر 13 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ ؕ﴾ ''کہ قائم کرو دین کو، اور اس میں تفرقہ نہ ڈالو۔''

یعنی وہ مشن جو رسول اکرم ﷺ کا تھا، اس میں اگر ہم خود کو کھپائیں گے اور غلبہ دین کی جدوجہد کریں گے تو اُمت کے اندر جو تفرقے ہیں وہ ختم ہو جائیں گے۔ قرآن مجید کو تھامنا، نبی اکرم ﷺ کے مشن کو لے کر چلنا، اس کی دعوت دینا ہی تنظیم اسلامی کا مشن ہے۔ اسی کام میں لگ کر ان شاء اللہ اُمت مسلمہ متفق اور متحد ہوگی۔ بہت سے مسلم ممالک نسلی، لسانی اور جغرافیائی بنیادوں پر وجود میں آئے لیکن پاکستان واحد مسلم ملک ہے جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا۔ پاکستان کا مطلب کیا: لا الٰہ الا اللہ تحریک پاکستان کا سب سے مقبول نعرہ تھا۔ پاکستان اسلام کی بنیاد پر قائم ہوا اور اس کی بقاء اور سلامتی بھی اسلام کے نفاذ پر منحصر ہے کیونکہ پاکستان میں بہت سی نسلوں، زبانوں، ثقافتوں اور قبیلوں کے لوگ رہتے ہیں، ان سب کو متحد کر کے ایک قوم بنانے والی چیز اسلام ہی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو ایٹمی قوت بنایا ہے، بہترین میزائل ٹیکنالوجی دی ہے، بہترین وسائل دیئے ہیں؟ لیکن اس کے باوجود آج ہماری سالمیت کو خطرات کیوں لاحق ہیں؟ ملک میں انتشار وافتراق کیوں ہے؟ ہم مصائب اور مسائل کا شکار کیوں ہیں؟ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہم نے اللہ سے کیا گیا وعدہ پورا نہیں کیا، جس نظریہ نے ہمیں ایک قوم بنایا تھا اس نظریہ یعنی اسلام کا نفاذ ہم نے اس مملکت میں نہیں کیا۔ یہی اقبال اور قائداعظم کا ویژن تھا کہ اسلام کا جو عادلانہ نظام ہے اس کو قائم کر کے دنیا کو ایک نمونہ دکھایا جائے۔

مستقبل کے منظرنامے کو اللہ کے رسول ﷺ نے بیان فرمایا ہے کہ کل روئے ارضی پر اللہ کا دین غالب ہو کر رہے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدیؒ تشریف لائیں گے۔ ان کی نصرت کے لیے خراسان سے فوجیں جائیں گی۔ خراسان میں پاکستان کا بھی بہت بڑا حصہ شامل ہے۔ یہاں دین کے غلبے کا کام ہوگا تو کل یہاں سے فوجیں چلیں گی۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں دجال کا قتل ہوگا۔

وقت فرصت ہے کہاں کام ابھی باقی ہے
نورِ توحید کا اہتمام ابھی باقی ہے

ان تمام معاملات کو اُجاگر کرنے کے لیے تنظیم اسلامی یکم اگست سے ملک گیر مہم کا آغاز کر رہی ہے۔ اس مہم کے ذریعے تنظیم اسلامی کی جانب سے حکومت اور مقتدرہ کے ساتھ ساتھ علماء کرام، عوام الناس، آئمہ مساجد، دینی سیاسی جماعتوں اور دیگر طبقات کے لوگوں تک بھی اپنی بات پہنچانے کی کوشش کی جائے گی۔ ان سے ہماری گزارش ہوگی کہ ہم سب کے مشترکہ مفادات ہیں، آیئے ان کے دفاع اور تحفظ کے لیے ہم سب مل کر جدوجہد کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دین سے مخلص ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ دین پر عمل، دین کی دعوت اور دین کے نفاذ کی جدوجہد کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔ والحمد للہ رب العالمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بے کسی ہائے تماشا کہ نہ عبرت ہے نہ ذوق

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

کچھ مناظر ذہن کی سکرین پر ثبت ہو جاتے ہیں۔ مثلاً غزہ کے ایسے بے شمار مناظر میں ایک یہ ہے: نوعمر بچہ بمباری زدہ بلڈنگوں کے ملبے میں زمین کرید کر کچھ چھوٹی چھوٹی ٹوٹی پھوٹی ہڈیاں اکٹھی کر رہا ہے، مٹی میں پڑی۔ پھر عجب احترام و محبت سے انھیں پوٹلی میں سمیٹ کر قیمتی خزانے کی طرح لے جاتا دفن کرنے! پھر ایک اور منظر بھی ہے جو گہری عبرت، رنج و غم سے بھر دینے والا ہے۔ ایک خوبصورت سجا ہوا گھر ہے۔ مگر خالی۔ مکین کی تلاش میں پولیس غسل خانے میں جھانکتی ہے تو شدید بدبو کے بھبکے استقبال کرتے ہیں۔ ناک پر کپڑا رکھ کر دروازے سے ہی افراد اذیت ناک منظر دیکھتے ہیں۔ دس ماہ پرانی گلی ہوئی لاش الٹی لیٹی لڑکی کی ہے جسے کیڑے ٹھکانے لگانے پر جتے ہوئے ہیں۔ ایک ہاتھ جسم سے دور پڑا انہی کیڑوں نے ڈھانپ رکھا ہے۔ دل ہول جاتا ہے۔ لیپ ٹاپ کی سکرین سے عبرت کی بدبو اور دکھ کا دھواں اٹھتا ہے کیونکہ کہانی کھل چکی ہے۔

ایک معزز پڑھے لکھے دین آشنا گھر کا۔ یہ ہاتھ گویا کٹ کر دور جا پڑا۔ کھایا گیا۔ کیڑے چاٹ گئے۔ باقیوں کو جیتے جی زندہ درگور کر گئے۔ حمیرا اصغر کی المناک کہانی بہت سے حقائق کی نشاندہی کرتی ہے۔ اکیسویں صدی میں شیطانی گلیمر کے گھناؤنے جال بہت سے نوجوان لڑکے لڑکیاں اپنی لپیٹ میں لے کر نگل گئے، یہ المیہ بھی ایسا ہی ہے۔ ترقی، خود مختاری، اعلیٰ تعلیم، خوبصورت شخصیت بنانے نکھارنے کے جھانسے میں اس صدی کے اوائل ہی سے دجالی اصطلاحات، اہتمام، شوز مختلف ناموں، ملٹی نیشنل اداروں سے شروع ہوئے۔ 2011ء میں ویٹ Veet، ٹاپ ماڈل رئیلٹی شو، شروع کیا گیا۔ اس کا ہدف نک سک سے درست بہترین ماڈلنگ کے لیے لڑکیاں تیار کرنا تھا۔ اسے فہد اشرف، ڈائریکٹر رئیلٹی شو اور مس ویٹ سے بھی منسلک نے ایک پری فائنل میں کہہ بھی دیا۔ (پری فائنل کی چنیدہ حسیناؤں میں سے 'مس ویٹ، منتخب ہونے والی کے سر پر ملکۂ حسن کا تاج سجایا جاتا ہے)۔' اصلاً یہ صرف ماڈلنگ تک محدود نہیں۔ مقصد تو ہر عورت میں اعتماد بھر دینا ہے کہ وہ بھی تمام وہ مواقع حاصل کر سکتی ہے جو مرد کو دیے جاتے ہیں۔ مقصد معاشرے کی لگی بندھی روایات سے نکلنا سکھانا، معاشرتی Taboos (ممنوعات) اور جکڑ بندیاں، پابندیاں توڑنا ہے۔ اگرچہ جسمانی حسن و جمال ہی انتخاب میں بنیادی وصف رہا، دبلی لمبی لڑکیاں مگر ہم صرف ماڈل تلاش نہیں کر رہے۔ جو جیتیں گی وہ بڑے سکولوں، کالجوں میں جا کر جوان لڑکیوں سے بات چیت کریں گی۔ 10 لاکھ کا ہدف ہے ہمارا۔ یہ والی اگرچہ بہت اچھا ناچ لیتی ہیں مگر گفتگو میں وہ مہارت اور پالش نہیں ہے۔ ان لڑکیوں کو تجربہ کار ماہرین فیشن تربیت دیتے۔ بالآخر اس کا مقصد ایک پُراعتماد لڑکی تیار کرنا ہے جو اپنے حسن و جمال کا اظہار سیکھ لے۔ یہ لڑکیاں شخصیت، جسمانی محاسن، اعتماد اور ماڈل بننے کی صلاحیت کی بنیاد پر لا کر چھانٹی جاتیں۔ ان میں سے ججز مزید چھانٹ کر ایک چھوٹا گروپ منتخب کرتے اور یہ 'کردار سازی' (اصلاً کردار شکنی!) کے چیلنج سے گزرتیں۔ جج ان میں سے 3 کا فائنل انتخاب کرتے جن میں سے ایک ملکۂ حسن، 'مس ویٹ' قرار پاتی!

اگست 2017ء میں اسلام آباد ہائی کورٹ نے 2016ء کی اس سلسلے کی ریکارڈنگ طلب کی کیونکہ اس کے خلاف درخواست دائر کی گئی تھی کہ یہ پروگرام پاکستان کی اخلاقی، معاشرتی اور دینی اقدار کے خلاف ہے۔ درخواست گزار نے لکھا کہ اس کی شادی شدہ ڈاکٹر بیٹی، جس کے 3 بچے ہیں، اسے فون پر یہ دعوت دی گئی کہ وہ آ کر ویٹ کے لیے آڈیشن دے، مقابلہ' (حسن) کا حصہ بنے اور ایوارڈ جیتے۔ اس وقت اٹھنے والے اعتراضات کے نتیجے ہی میں یہ سلسلہ رک گیا، 2016ء کی بھرپور رنگین ملکہ ہائے حسن کے جلو میں حسن و جمال کی آخری نمائش کا۔ (دیگر ناموں سے کام تو جاری ہے)۔ یہ تمام تلخ یادیں اس وقت تازہ ہوگئیں جب حمیرا اصغر کے حوالے سے یہ بات سامنے آئی کہ 2014ء کے 'مس ویٹ سپر ماڈل' مقابلے میں اس کی تیسری پوزیشن آئی تھی۔ اس نے بڑے برانڈز کی ماڈلنگ کی، پھر ٹی وی اور فلم میں سکرین پر رہی۔ نیشنل کالج آف آرٹس سے پڑھ کر اس کا آرٹ ورک بھی عورت کی با اختیاری کو بڑھاوا دینے پر مرتکز رہا۔ انسٹاگرام پر اس کے 7 لاکھ فولورز تھے۔ (اپنی تھکاوٹ ایک خوبصورت عورت دیکھ کر دور کرنے والے اور بس)۔ تنہا رہتی تھی اپارٹمنٹ میں۔ کوئی حقیقی رشتہ گرد و پیش نہ تھا۔ کٹ چکی تھی۔ مکان تو تھا۔ گھر نہ تھا۔ شوہر، بچوں سے مہکتا، خونی رشتوں کی کشش میں بندھا۔ چچا بھانجوں بھتیجوں کے محرم، محبت میں گندھے محافظ رشتے۔ وہ حصار جو عورت کو میلی نگاہوں، بدبودار حرص و ہوس بھرے جملوں کی کشاکش سے محفوظ رکھے۔ وفا اور پاکیزگی کی مہک والے رشتے جن کی محبت خون میں شامل ہوتی ہے اگر قصداً کاٹ نہ پھینکے جائیں۔ میڈیا پر حمیرا کی چلتی کہانیاں اذیت ناک ہیں۔ صرف اس کے گھر والوں کے لیے نہیں ہر حساس ذی شعور فرد کے لیے۔ لال پھولوں سے ڈھکی قبر پر کھڑے تبصرہ نگار یہ کہہ کر کہانی سمیٹ دیتے ہیں۔ 'اجازت دیجیے۔ پھر ملیں گے 'اگلی سٹوری' کے ساتھ'۔ میڈیا کو ایک سنسنی خیز سٹوری مل گئی۔ معزز گھرانے کے زخموں پر نمک چھڑکنے والوں کے ہجوم۔ پہلے ہر زاویے سے سیلیبرٹی کے نام سے رنگین تصاویر اچھالنی پھر قبر کے پھولوں تک پہنچنا! فاعتبروا! بے رحم معاشرتی بدحالی، اعلیٰ اقدار کی کرچیاں! بے سہارا Decomposed، کیڑوں کی کھائی جوانی!

اسی تسلسل میں جہاں حمیرا کے حوالے سے کچھ غم کاغذ پر انڈیلے تھے، اگلا نوٹ درمیان میں غزہ پر تھا۔ وہ کچھ یوں تھا کہ 'بمباری سے آگ لگ گئی۔ گھر کا ایک بڑا بچہ آگ میں گھرا تھا کچھ اس طرح کہ کوئی بھی اس کی مدد پر قادر نہ تھا۔ فون پر اس سے بات جاری رہی۔ یہاں تک کہ وہ کلمہ پڑھنے لگا اور پھر منزل مقصود کو پا لیا۔ شہادت! جہاں ساروں کو جانا ہے۔ ہمیں لیکن، محض زخمِ جگر اپنا دکھانا ہے!' اس فلسطینی کا زخم جگر قدس پر جان دے ڈالنا تھا۔ جسد خاکی مٹ گیا۔ روح تر و تازہ فرشتوں کے جلو میں پہلے ہی منزل کو چل دی۔

اصل المیہ یہی ہے۔ جسدِ خاکی تو فنا کے گھاٹ اُتر ہی جاتا ہے۔ مگر اگلی زندگی روح کی جیتی جاگتی زندگی ہے۔ جس کے لیے انبیاء و رسل آئے، کتب و صحائف نازل ہوئے۔ انتخاب انسان کا اپنا ہے۔ میرا غم دو دھاری تلوار

بنا مجھے زخمی کر رہا تھا۔ غزہ والوں کا غم ان پر ظلم و قہر اندھادھند برسانے کا غم تھا۔ انھیں ہر جسمانی راحت، سکھ سے محروم کر کے اذیتوں میں رگید ڈالنے کا غم۔ نگران کی روح کا معاملہ قابل رشک، لائق تقلید تھا۔ منزلِ مراد، دائمی حقیقی زندگی میں رب کی رضا پا لینے کا رشک۔ ابدی لازوال جنت میں اعلیٰ مقام کا سچا وعدہ پا لینے اور اعلیٰ ترین معیارِ زندگی کا رشک۔ دوسری طرف تنہائیوں بھری سرابوں کے پیچھے بھاگتی ضدی، باغی حمیرا۔ محبوب پاکیزہ انسانی رشتوں کی گرماہٹ، نرماہٹ، سکینت سے محروم۔ بہکانے والے بھیڑیوں نے اُسے کن صحراؤں میں دھکیلا۔ چار دن کی چاندنی جہاں آہستہ آہستہ رنگ روپ کھونے لگتی ہے۔ مقابلہ سخت۔ نئے نئے نام جگہ لے لیتے ہیں۔ فلمی تجارت میں مواقع ختم ہونے لگتے ہیں۔ بے پناہ پیسہ اچانک منہ موڑ لیتا ہے۔ محتاجی سانپ بن کر ڈستی ہے۔ انا آڑے آتی ہے۔ اور پھر کہانی اس طرح اچانک ختم ہوتی ہے کہ دنیا کو، ویٹ کا تاج لیے کھڑے تالیاں پیٹنے والوں کو خبر تک نہیں ہوتی۔ صرف ایک نام رہ جاتا ہے۔ تھی۔ رخصت ہو گئی۔ قبر کے پھول مرجھا سوکھ کر اڑ جائیں گے۔ صرف گھر والوں کے سینے میں غم کا گہرا گھاؤ ہلکان کرتا رہے گا۔ اخبار و رسائل، سوشل میڈیا پر ثناء یوسف، حمیرا جیسی صرف کہانیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ معاشرے کے سدھار کا غم کھانا؟ 'عورت' کو اس کی عزت، عظمت، وقار، تقدس یاد دلانا؟ یہ اب نئے Taboos ہیں۔ یہ قدامت پرستی، طالبان پن ہے۔ دہشت گردی بھی ہے۔ گھٹے ہوئے نظریات ہیں! مگر ایسا ہرگز نہیں! قبر پر سوکھے پھولوں کے اندر ایک پوری داستان ہے ایک نئی زندگی کی، جو ہمارے ہاں پڑھائی نہیں جاتی۔ اور جب فرد کو اس کا سامنا تنہا کرنا پڑتا ہے تو اس وقت سب تدفین کے فریضے سے فارغ ہو کر سر پر دوپٹے، ٹوپیاں رکھے، مرغے کی بوٹیاں توڑ رہے ہوتے ہیں تھک ہار کر۔ اللہ مغفرت کرے کہہ کر! جاگ جائیے...... آج! تاکہ ہم کل سکون کی نیند سو سکیں!

''ندائے خلافت'' کا آئندہ شمارہ نمبر29

''اتحادِ اُمت اور پاکستان کی سالمیت''

اشاعت خصوصی ہوگا۔ ان شاء اللہ! جس کی تدوین میں اراکینِ عملہ شبانہ روز مصروف ہیں۔ شمارہ بروقت حاصل کرنے کے لیے مکتبہ خدام القرآن لاہور سے رابطہ کریں۔ فون:0301-1115348

مدیر، ندائے خلافت

پریس ریلیز 25 جولائی 2025ء

شجاع الدین شیخ

ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل کا غزہ میں بھوک کو بطور ہتھیار استعمال کرنا بدترین درندگی اور انسانیت کے خلاف جرم ہے

ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل کا غزہ میں بھوک کو بطور ہتھیار استعمال کرنا بدترین درندگی اور انسانیت کے خلاف جرم ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ یہود کی تاریخ بالعموم اور ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل کی تاریخ بالخصوص انسانیت سوز جرائم سے بھری پڑی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ 7 اکتوبر 2023ء کے بعد سے اب تک ایک دن بھی ایسا نہیں گزرا کہ ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل نے غزہ کے مظلوم اور مجبور عوام پر حملے کر کے اُن کو شہید نہ کیا ہو۔ میڈیا میں بتائے جانے والے اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ تقریباً 22 ماہ کے دوران اسرائیل 60,000 سے زائد فلسطینی مسلمانوں کو شہید اور 120,000 سے زائد کو شدید زخمی کر چکا ہے اور غزہ کو ملبہ کا ڈھیر بنا دیا ہے۔ اب بھوک اور قحط کو غزہ کے مسلمانوں کے خلاف ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہا ہے جس پر بعض مغربی ممالک بھی چیخ اٹھے ہیں۔ بھوک اور مرض میں مبتلا غزہ کے مسلمانوں خصوصاً بچوں اور عورتوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے اور اس صہیونی شیطنت میں امریکہ اسرائیل کی مکمل معاونت کر رہا ہے۔ بین الاقوامی اداروں کی اپنی رپورٹس کے مطابق یہ تاریخ کا پہلا واقعہ ہے کہ کوئی خطہ زخمیوں اور مریضوں کے لیے 100 فیصد خون کی درآمد پر مجبور ہو گیا ہو کیونکہ اسرائیلی درندوں نے غزہ کے تمام ہسپتال تباہ کر دیئے ہیں۔ پھر یہ کہ غزہ میں امداد کو داخل نہیں ہونے دیا جا رہا جس کے باعث غزہ کی پوری آبادی دن میں ایک وقت کا کھانا بمشکل حاصل کر پا رہی ہے اور 50 فیصد سے زائد افراد کو تین دنوں میں ایک وقت کی روٹی میسر آتی ہے۔ نسل کشی کی اس بدترین صورت حال میں شرح پیدائش 50 فیصد تک کم ہو گئی ہے۔ جن چند ٹرکوں کو امدادی سامان لے کر غزہ میں داخل ہونے کی اجازت دے بھی دی جاتی ہے اُن میں جان لیوا کیمیکل بھرا آٹا ہوتا ہے اور جب غزہ کے مظلوم مسلمان قطار بنا کر اس زہریلی غزا کو حاصل کرنے کے لیے اکٹھے ہوتے ہیں تو اسرائیلی فوج اُن پر گولیوں اور بموں کی بوچھاڑ کر دیتی ہے جس سے روزانہ کی بنیاد پر کئی درجن افراد کو شہید کر دیا جاتا ہے۔ امیر تنظیم نے کہا کہ مسلم ممالک اس انسانیت سوز نسل کشی کی مرتکب ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل سے ابراہم اکارڈز کے ذریعے تعلقات استوار کرنے کی کس منہ سے بات کر رہے ہیں۔ کیا وہ مسلم ممالک جو اسرائیل کے ٹینکوں، جنگی طیاروں اور ڈرونز کے لیے خام تیل، بجلی اور گیس فراہم کر رہے ہیں اس بات سے بے خوف ہو چکے ہیں کہ روزِ قیامت اُن سے اپنے مسلمان بھائیوں کی نسل کشی میں ظالم کی مدد کرنے پر سوال کیا جائے گا؟ انہوں نے کہا کہ اگر اب بھی مسلم ممالک اپنا قبلہ درست نہیں کرتے اور ناجائز صہیونی ریاست اسرائیل کے ظلم کو روکنے، فلسطینی مسلمانوں کی مدد کرنے اور مسجد اقصیٰ کی حرمت کے تحفظ کے لیے عملی اقدامات نہیں کرتے تو دنیا کی مزید رسوائی اُنہیں گھیر لے گی اور آخرت میں شدید عذاب کا اندیشہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمان حکمرانوں اور مقتدر حلقوں کو غیرتِ دینی اور جرأتِ ایمانی عطا فرمائے۔ آمین! (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

رفقاء متوجہ ہوں

''مسجد جامع القرآن کمپلیکس 3، پیپونٹ نزد نیلور، اسلام آباد'' میں

08 تا 10 اگست 2025ء (بروز جمعۃ المبارک نمازِ عصر تا بروز اتوار نمازِ ظہر)

مدرسین کورس (نئے و متوقع مدرسین کے لیے)

نوٹ: مدرسین کورس کے لیے درج ذیل کتابچہ کے مطالعہ کا اہتمام فرمائیں۔

☆ قرآن کے نام پر اُٹھنے والی تحریکات اور ان کے بارے میں علماء کرام کے خدشات۔

اور

مدرسین ریفریشر کورس کا انعقاد ہو رہا ہے

نوٹ: مدرسین ریفریشر کورس میں درج ذیل موضوع پر باہمی مذاکرہ ہوگا، گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں: ☆ **اسلام کا اخلاقی و روحانی نظام (صفحات 23 تا 70)**

زیادہ سے زیادہ ذمہ داران پروگرام میں شریک ہوں۔ (موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں)

برائے رابطہ: 051-2751014 / 051-4866055 / 0334-5309613

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: 78-35473375(042)

استحکامِ پاکستان اور امریکی صدور کا کردار

آج تک کسی امریکی صدر نے سول دورِ حکومت میں پاکستان کا دورہ نہیں کیا

خالد نجیب خان

گزشتہ دنوں میڈیا پر ایک خبر نے ہمیں خاص طور متوجہ کیا۔ خبر تھی کہ امریکی صدر ٹرمپ ستمبر میں دورہ پاکستان پر آئیں گے۔ موجودہ حالات میں امریکی صدر کا دورہ سنجیدہ حلقوں میں کئی سوال اُٹھا رہا تھا تو اُنہوں نے سوال اُٹھائے مگر کوئی جواب نہیں آیا۔ مگر یہ خبر ضرور آ گئی کہ وہ فی الحال پاکستان نہیں آ رہے۔

''فی الحال نہیں آ رہے'' میں یقیناً یہ بات مضمر ہے کہ جلد یا بدیر وہ دورہ ضرور کریں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ امریکی صدر کا دورہ پاکستان کے لیے ''کہاں راجہ بھوج کہاں گنگو تیلی'' کے مصداق ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں تو جس کسی شہر میں کوئی کرکٹ ٹیم آ جائے تو شہر کے شہریوں کی زندگی وبال ہو جاتی ہے کجا یہ کہ امریکی صدر آ جائے۔

امریکہ کے بارے میں خود امریکہ کے سابق وزیر خارجہ ہنری کسنجر کا کہنا ہے کہ امریکہ کے دشمنوں کو امریکہ سے اتنا نقصان نہیں پہنچا جتنا امریکہ سے اُن ملکوں کو نقصان پہنچا ہے جو خود کو امریکہ کا دوست خیال کرتے ہیں۔ بے شک پاکستان بھی اُن ممالک میں شامل ہے جس کے حکمران اپنی عوام کو یہ باور کرانے کی کوشش کرتے ہیں کہ امریکہ ہمارا بڑا خیر خواہ ہے اور اس کے لیے سرکاری خزانے سے لاکھوں ڈالر خرچ کر کے امریکی صدر کے ساتھ فوٹو سیشن کرایا جاتا ہے اور اس دوران رسمی بات چیت کے لیے بھی چٹوں کا سہارا لیا جاتا ہے۔ ان ملاقاتوں کی جب ویڈیو دیکھی جائے تو حیرت ہوتی ہے کہ کیا دوست اور وہ بھی سربراہ مملکت ایسے ملتے ہیں۔

بہرحال اس وقت امریکی صدر کا دورہ پاکستان کا عندیہ دینا اس حوالے سے بھی حیران کن تھا کہ کوئی بھی امریکی صدر پاکستان میں کسی منتخب حکومت کے ہوتے ہوئے نہیں آیا۔

قیامِ پاکستان کے بعد امریکہ نے فوری طور پر پاکستان کو تسلیم کیا تو بانیٔ پاکستان نے امریکی قربت کو سوویت یونین کے خلاف ایک توازن کے طور پر دیکھا، مگر ٹرومین نے بھارت کو ترجیح دی۔ البتہ پاکستان کو ابتدائی اقتصادی امداد ملی جبکہ کشمیر کے مسئلے پر سرد مہری آ گئی۔

پھر پاکستان بننے کے بعد جب بقول جواہر لال نہرو ''میں نے گزشتہ سالوں میں اتنی دھوتیاں نہیں بدلیں جتنے پاکستان نے وزیر اعظم بدل لیے ہیں'' پاکستان کے کسی وزیر اعظم، کسی گورنر جنرل یا کسی صدر مملکت سے ملاقات کے لیے کوئی امریکی صدر پاکستان کی سرزمین پر نہیں آیا۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ پاکستان کے حکمران امریکی صدر سے ملاقات کا شرف حاصل نہیں کر سکے۔ اس دوران میں حسبِ ضرورت پاکستانی حکمران بذات خود جا کر حاضری لگواتے رہے اور واپس آ کر یہ بھی بتاتے رہے ہیں کہ اُن کا وہاں پر فقید المثال استقبال کیا گیا۔

1959ء میں جب کہ پاکستان کو بنے گیارہ سال ہو چکے تھے اور ملک میں مارشل لاء نافذ تھا تو امریکی صدر ڈوائٹ ڈی آئزن ہاور جو 1953ء سے 1961ء تک صدر کے عہدے پر متمکن رہے، نے پاکستان کو شرف میزبانی بخشا۔

یہ وہ دور تھا جب آج کی طرح کا سوشل میڈیا تو دور کی بات ہے سادہ ٹی وی بھی نہیں تھا۔ کئی دنوں کے بعد ریڈیو یا اخبارات کے ذریعے لوگوں کو وہ معلومات ملتی تھیں جو متعلقہ حکام کے مطابق عوام کو ملنا ضروری ہوتیں اور عوام اُس پر اعتماد بھی کرتے تھے کیونکہ کوئی دوسری آپشن بھی نہیں ہوتی تھی۔

جب دسمبر 1959 میں جنرل ایوب خان کے دورِ حکومت میں، آئزن ہاور نے پاکستان کا دورہ کیا تو یہ کسی بھی امریکی صدر کا پہلا دورۂ پاکستان تھا۔ اُس وقت چونکہ کراچی پاکستان کا دارالحکومت تھا تو صدر آئزن ہاور کراچی تک ہی محدود رہے۔ تاریخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ صدر آئزن ہاور کو پاکستان کے دارالحکومت میں عوامی سطح پر زبردست پذیرائی ملی۔ جبکہ کسی نے لکھا ''زبردستی پذیرائی ملی''۔

آئزن ہاور کے دور میں پاکستان کو SEATO اور CENTO جیسے امریکی دفاعی اتحادوں میں شامل کیا گیا اور دونوں ملکوں کے درمیان اعتماد کو فروغ دیا گیا جس نے پاکستان کی مغربی بلاک میں شمولیت کو مستحکم کیا۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کو فوجی امداد، ہتھیار اور تربیت ملی اور امریکہ نے اپنی سرد جنگ میں پاکستان کو ایک مہرہ کے طور پر استعمال کیا جبکہ 1965ء کی بھارت کے ساتھ جنگ میں امریکہ نے پاکستان کا ساتھ نہیں دیا۔

اس کے دو سال بعد 1961ء میں صدر لنڈن بی جانسن نے ایوب خان کو دورۂ امریکہ کی دعوت دی اور وہ امریکہ کا دورہ کر کے آئے جس کی تصاویر دیکھی جا سکتی ہیں کہ صدر ایوب کو امریکہ میں کتنا زیادہ پروٹوکول دیا گیا۔ اسی دور میں امریکہ نے بھارت سے بھی تعلقات بڑھائے اور 1965ء کی جنگ میں ہتھیاروں کی سپلائی روک کر پاکستان کو مایوس کیا۔

1969ء میں جب پاکستان میں جنرل یحییٰ خان کی حکومت تھی تو رچرڈ نکسن نے نومبر میں پاکستان کا دورہ کیا۔ تب یہ خبر آئی کہ جنرل یحییٰ خان کے ساتھ صدر نکسن کی ملاقاتوں نے نہ صرف دونوں ممالک کے تعلقات کو تقویت دی ہے بلکہ چین کے ساتھ امریکی روابط کے لیے بھی راہ ہموار کی۔

رچرڈ نکسن 1969ء سے 1974ء تک امریکی صدر رہے اور اُن کے دور کو پاکستان میں گولڈن پیریڈ کہا گیا۔ واضح رہے کہ یہ وہ دور تھا جب پاکستان کو امریکہ کی 51 ویں ریاست کہا جانے لگا تھا اور پاکستان میں ایک حلقہ امریکہ کی 51 ویں ریاست ہونے پر فخر محسوس کرتا تھا جبکہ دوسرا حلقہ اس کے برعکس اس بات کو اپنے لیے گالی خیال کرتا تھا۔ نکسن کے دور کو پاکستان امریکہ تعلقات کا عروج کہا جا سکتا ہے۔ 1971ء کی جنگ میں امریکہ نے بحری بیڑا بھیجا جسے پاکستان تک پہنچنے میں کم و بیش 13 سال لگ گئے اور پاکستان کا ایک بازو (مشرقی پاکستان) بھارتی بدمعاشی کی وجہ سے کٹ کر بنگلہ دیش بن گیا۔

اس کے بعد پاکستان کے سول حکمران امریکہ کی سیر کے لیے جا کر فوٹو سیشن کرا کے پاکستانی عوام کو مرعوب کرتے رہے۔ جبکہ امریکہ پاکستان میں اپنی مرضی کی حکومتیں بنواتا رہا اور مرضی کا کام نہ کرنے والوں کو منظر سے ہٹاتا رہا۔

پاکستان میں آخری آنے والے امریکی صدر بل کلنٹن تھے۔ اُنہوں نے پاکستان کا دورہ 2000ء میں کیا جب پاکستان میں جنرل پرویز مشرف کے پاس عنانِ اقتدار تھا۔ پاکستان اور بھارت کارگل کے محاذ پر جنگ کر کے سکون سے بیٹھ چکے تھے اور افغانستان پر افغان طالبان کی حکومت پوری آب و تاب سے جاری و ساری تھی اور کسی کو یہ خیال بھی نہیں تھا کہ اگلے سال افغانستان میں

افغان طالبان کی حکومت نہیں ہوگی۔ بہر حال کہا جاتا ہے کہ صدر بل کلنٹن کے دورے کے بعد پاک بھارت تعلقات معمول کی طرف آنا شروع ہو گئے۔ واضح رہے کہ حالات معمول پر آنے کا مطلب یہی ہے کہ بھارت جو کچھ بھی کہہ رہا ہے، اُسے درست سمجھا جائے، اگر اُس کے کہے کو درست کرنے یا غلط کہنے کی کوشش کریں تو اس کا مطلب ہے کہ پاکستان دراندازی اور دہشت گردی کر رہا ہے۔

بہر حال بات امریکی صدور کے دورہ پاکستان کی ہو رہی ہے تو قیام پاکستان کے بعد گزشتہ 78 سالوں میں کم و بیش 78 ہی سرکاری دورے پاکستان کے صدر مملکت یا وزیر اعظم یا اُن کے کسی نمائندے نے کیے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک دورے کو نہ صرف کامیاب قرار دیا گیا بلکہ کامیاب قرار دینے والوں کے بقول انہیں بھرپور پروٹوکول بھی دیا گیا۔

صدر ٹرمپ کا دورہ پاکستان جسے فی الحال موخر کر دیا گیا ہے، ایسے وقت میں ہونے والا تھا جب دنیا ایک نئے جغرافیائی سیاسی توازن کی طرف بڑھ رہی ہے۔ پاکستان اور امریکہ کے تعلقات میں کئی چیلنجز موجود ہیں، جن میں چین کے ساتھ پاکستان کی قربت، افغانستان سے امریکی انخلاء کے بعد کی صورتحال، اور خطے میں سیکیورٹی کے نئے خدشات شامل ہیں۔

ڈونلڈ ٹرمپ امریکی صدر ہونے کے ساتھ ایک کاروباری شخصیت بھی ہیں، اُن کے بعض فیصلوں میں امریکہ اور امریکہ کے عوام سے زیادہ اُن کا اپنا فائدہ جھلکتا ہوا نظر آتا ہے۔ اس سال جنوری میں غزہ میں عارضی جنگ بندی کراتے ہی انہوں نے اپنے رئیل اسٹیٹ کے بزنس کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا کہ غزہ میرے حوالے کر دیں تو میں اس کی بحالی کا کام زیادہ بہتر طور پر کر سکتا ہوں۔ ڈونلڈ ٹرمپ کی طرف سے کسی اچھی خبر کی توقع رکھنا خصوصاً پاکستان کے حوالے سے ممکن تو نہیں ہے مگر جو ضرب المثل بنی ہے کہ اُمید پر دنیا قائم ہے، شاید اسی موقع کی مناسبت سے بنی ہے۔

اس میں شک نہیں ہے کہ امریکہ ایک سُپر پاور ہے، اُس کی مرضی کے بغیر یو این او میں کوئی قرارداد منظور نہیں ہو سکتی، اُس کے صدر کے ایک اشارے سے جنگیں رک سکتی ہیں اور اور ایک اشارے سے جنگیں شروع ہو سکتی ہیں جبکہ پاکستان اُس کے مقابلے میں دس فیصد بھی نہیں ہے۔ تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ پاکستان اتنا گیا گزرا اور کمزور بھی نہیں ہے کہ امریکہ کی وفاداری نبھانے میں اپنے مفادات اور سلامتی کو پس پشت ڈال کر امریکہ کے مفاد کا ہر وہ کام کر گزرے جس کی ابھی اُسے طلب ہی نہ تھی۔ گویا امریکہ سے وفاداری نبھانے میں امریکیوں سے بھی سبقت لے جائیں۔

استحکام پاکستان کا تقاضا ہے کہ امریکہ ہو یا کوئی بھی اور سپر پاور، اُس سے تعلقات مرعوبیت کی بجائے توازن کی بنیاد پر قائم کئے جائیں۔ دنیا کے نقشے میں پاکستان کی اہمیت کو دنیا کی تمام طاقتیں تو جان چکی ہیں مگر بدقسمتی سے صرف ہمارے وہ چند حکمران ہی لاعلم رہتے ہیں جن کے مفادات پاکستان کی بجائے امریکہ سے وابستہ ہوتے ہیں اور وہ مسند سے اترتے ہی پہلی دستیاب پرواز سے پاکستان سے پرواز کر جاتے ہیں۔

اگر ہم ماضی کی طرف گردن گھما کر دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ پاکستان کے استحکام میں امریکہ نے جزوی کردار ضرور ادا کیا، لیکن قومی مفاد، خود مختاری، اور اصولی خارجہ پالیسی کی قربانی پر۔ ایسے میں ہنری کسنجر کی بات سو فیصد سچ معلوم ہوتی ہے۔ ہمیں پاکستان کے حوالے سے امریکی پالیسیاں تاریخ کے آئینے میں ضرور دیکھنا ہوں گی، اور یہ بھی سمجھنا ہوگا کہ کسی سپر پاور کا سہارا لینے کی بجائے اپنے پاؤں پر خود کھڑا ہونا زیادہ محفوظ ہے۔

پاکستانی حکمران بھی اگر یہ بات سمجھ لیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مملکت خداداد کی صورت میں جو نعمت دے رکھی ہے، وہ امریکہ سے ملنے والی ہر نعمت سے زیادہ قیمتی اور دیرپا ہے تو وہ یقیناً پاکستان کو مضبوط بنانے کے نام پر بھی کسی غیر فطری امداد کی طرف راغب نہیں ہوں گے۔

❁❁❁

ضرورت کارکن

مرکز دار الاسلام چوہنگ لاہور میں ایک کارکن کی ضرورت ہے جو ملتزم رفیق ہو۔ کمپیوٹر کا استعمال بخوبی جانتا ہو، اردو کمپوزنگ و خط و کتابت میں مہارت رکھتا ہو، ای میل کی ڈرافٹنگ کر سکتا ہو، انگریزی خطوط کی ڈرافٹنگ اضافی قابلیت متصور ہوگی۔ دلچسپی رکھنے والے رفقاء اپنی درخواستیں معہ اسناد 5 اگست 2025 تک مرکز دار الاسلام چوہنگ لاہور ارسال کر دیں۔
یا markaz@tanzeem.org پر بھیج دیں۔

غلبہ و اقامت دین کی جدوجہد کا حدی خواں | تنظیم اسلامی کی انقلابی دعوت کا ترجمان

ماہنامہ میثاق لاہور

اجرائے ثانی: ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ علیہ

شمارہ اگست 2025ء
صفر المظفر ۱۴۴۷ھ

مشمولات

☆ عرض احوال: استحکامِ پاکستان اور اتحادِ اُمت — رضاء الحق
☆ تذکرہ و تبصرہ: معاہداتِ امن اور مسلم اُمہ کا کردار — شجاع الدین شیخ
☆ درسِ قرآن: سُوْرَۃُ الْفَاتِحَۃِ (۴) — ڈاکٹر اسرار احمدؒ
☆ تذکر و تدبر: قرآنی سورتوں کے مابین نسبتِ زوجیت — ڈاکٹر اسرار احمدؒ
☆ ظروف و احوال: پاکستان اور اسرائیل — ایوب بیگ مرزا
☆ مطالعہ قرآن حکیم: سورۃ الکوثر: چند تشریحی پہلو — مولانا عبد المتین
☆ حسنِ معاشرت: کسبِ حلال — سعد عبد اللہ
☆ دعوتِ فکر: عالمِ اسلام کی زبوں حالی اور اس کا علاج — ممتاز ہاشمی
☆ حقیقتِ دین: اَسماءُ اللہ الحُسنٰی (۲) — پروفیسر حافظ قاسم رضوان
☆ یادِ رفتگاں: آہ قمر سعید قریشی! — مولانا شیخ رحیم الدین

☆ صفحات: 84 ☆ قیمت فی شمارہ: 50 روپے ☆ سالانہ زر تعاون (اندرون ملک) 500 روپے

مکتبہ خدام القرآن لاہور — 36-K، ماڈل ٹاؤن لاہور فون 3-(042)35869501
maktaba@tanzeem.org — 0301-1115348

حلقہ سرگودھا کے زیر اہتمام جوہر آباد میں سہ ماہی تربیتی پروگرام

حلقہ سرگودھا کے زیر اہتمام سہ ماہی تربیتی اجتماع بروز اتوار صبح 8:00 بجے تا دوپہر ڈیڑھ بجے تک رفاہ کالج جوہر آباد میں منعقد ہوا۔ جس میں میانوالی، جوہر آباد اور سرگودھا سے مجموعی طور پر 60 رفقاء اور 8 احباب نے شرکت کی۔

پروگرام کا آغاز میانوالی تنظیم کے امیر جناب نورخان کے درس قرآن سے ہوا۔ انہوں نے سورۃ الحدید کی آیات 7 تا 11 کا درس دیا۔ مطالعہ حدیث کی ذمہ داری جناب عثمان غنی نے ادا کی۔ موضوع ''فطوبى للغرباء'' تھا۔

نورخان نے ''بے حیائی اور فحاشی کی روک تھام کے لیے عملی اقدامات'' کے موضوع پر مطالعہ لٹریچر کروایا۔ اس کے بعد'' رفقاء کے مابین غیر رسمی تعلقات نہ بڑھنے کی وجوہات و اسباب اور اس کا حل'' کے موضوع پر ناظم دعوت حلقہ جناب حمید اللہ خان نے مذاکرہ کروایا۔ آدھے گھنٹے کے وقفہ برائے چائے وباہمی تعارف کے بعد مقامی امیر سرگودھا غربی جناب عبدالرحمن نے دعوتی مذاکرہ کروایا جس کا موضوع تھا ''دعوتی عمل میں درپیش ممکنہ سوالات اور ان کا حل اور رفقاء کے'' تجربات'' جس میں تمام رفقاء نے دلجمعی سے بھرپور حصہ لیا۔

احسان اسلام کے ضمن میں ''تعلق مع اللہ'' پر گفتگو راقم نے کی۔ اس کے بعد نقیب اسرہ شرقی تنظیم جناب طاہر محمود نے ''ذاتی تنقید واصلاح'' (راہنماء اصول دفعہ 9) کی روشنی میں مطالعہ کروایا۔ اس کے بعد شرکاء پروگرام سے اس پروگرام کو مزید بہتر بنانے کے لیے تجاویز اور اُن کے تاثرات حاصل کیے گے حالیہ منعقدہ ملتزم تربیتی کورس منعقدہ 21 تا 27 جون دارالاسلام مرکز تنظیم اسلامی چوہنگ لاہور میں شریک ہونے والے ملتزم رفقاء نے بھی اپنے تاثرات پیش کیے۔ آخر میں امیر حلقہ نے اختتامی گفتگو میں تمام ذمہ داران اور رفقاء کا شکریہ ادا کیا۔ امیر محترم کی طرف سے دیئے گے سالانہ اہداف کی یاددہانی کروائی۔ اس طرح مسنون دعا کے ساتھ تربیتی نشست کا اختتام ہوا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ تمام رفقاء کی مساعی کو اپنی بارگاہ میں منظور ومقبول فرمائے۔ آمین!

(رپورٹ: ہارون شہزاد، ناظم نشرواشاعت حلقہ سرگودھا)

حلقہ لاہور شرقی کے تحت نقباء تربیتی اجتماع

حلقہ لاہور شرقی کے تحت اتوار 13 جولائی 2025ء نقباء تربیتی اجتماع'' مرکز گڑھی شاہو'' میں صبح 6:30 تا ظہر 1:30 تک منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں حلقہ کے تمام مقامی امراء، نقباء، مقامی ناظمین دعوت وتربیت اور حلقہ کے تمام معاونین نے شرکت کی۔

اجتماع کا آغاز امیر حلقہ کے افتتاحی کلمات سے ہوا۔ امیر حلقہ نے سورہ عصر کی تلاوت کے بعد تمام شرکاء کو اجتماع میں خوش آمدید کہا اور اجتماع کی غرض وغایت پر روشنی ڈالی۔ افتتاحی کلمات کے بعد تذکیر بالقرآن کے ضمن میں حلقہ لاہور شرقی کے ناظم دعوت جناب شہباز احمد شیخ نے ''نظم جماعت کی پابندی'' کے موضوع پر گفتگو فرمائی۔ مطالعہ حدیث کے تحت مقامی امیر جناب محمد عدیل خان آفریدی نے ''مسؤلین کی مسؤلیت'' کے موضوع پر گفتگو فرمائی۔ ناشتے کے وقفے کے بعد پروگرام کے شیڈول کے مطابق تنظیمی امور پر گروپس کی شکل میں مذاکرہ ہوا۔ اس ترتیب سے شرکاء کے 9 گروپس بنائے گئے کہ ہر گروپ میں مختلف مقامی تنظیم کے ذمہ داران شامل ہوں۔ مذاکرہ کروانے کی ذمہ داری مقامی امراء نے سرانجام دی۔ تنظیمی مذاکرے کے بعد'' اجتماع اسرہ کا انصاب اور نقیب کا کردار'' کے موضوع پر نائب امیر ڈی ایچ اے جناب آصف رحیم اعوان نے پریزنٹیشن دی اور نظام العمل کے مطابق اجتماع اسرہ کے انعقاد پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد امیر حلقہ نے ''مثالی مربی کے 20 مطلوبہ اوصاف'' کے عنوان سے پریزنٹیشن دی اور نقیب کے مربیانہ کردار کے اوصاف کو قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح کیا۔ 11 بجے چائے کا وقفہ ہوا۔ وقفے کے بعد حلقہ لاہور شرقی کے ناظم تربیت جناب اقبال کمال نے ''تنظیمی رپورٹس کی اہمیت اور رپورٹنگ میں مسائل'' کے عنوان سے گفتگو کی۔ انہوں نے سکرین پر اسرہ اور مقامی تنظیم کی ماہانہ رپورٹس دکھائیں اور ان کو صحیح طریقے سے پُر کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ نماز ظہر سے قبل امیر حلقہ نے اختتامی کلمات میں اجتماع کے کامیاب انعقاد پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور تمام شرکاء، مدرسین اور منتظمین کا بھی شکریہ ادا کیا۔ دعائے مسنونہ پر اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے مقاصد کا حصول ہمارے لیے آسان بنادے اور اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین یارب العالمین! (رپورٹ: نعیم اختر عدنان، ناظم نشرواشاعت حلقہ لاہور شرقی)

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(17 تا 23 جولائی 2025ء)

جمعرات 17 جولائی: مرکزی اسرہ کے اجلاس کی صدارت کی۔ دوپہر کو شعبہ نظامت اور شام کو شعبہ انتظامی، رابطہ وقانونی امور کے اجلاسوں کی صدارت کی۔

جمعۃ المبارک 18 جولائی: صبح کو شعبہ نظامت اور شعبہ انتظامی امور کے کارکنان کے ساتھ مختصر تعارفی نشست ہوئی۔ نماز جمعہ سے قبل مشیر خصوصی محترم ایوب بیگ مرزا صاحب سے مختصر ملاقات رہی۔ خطاب جمعہ مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی لاہور میں ارشاد فرمایا۔ دوپہر کو شعبہ سمع وبصر کے اجلاس کی صدارت کی۔ شام کو ماہنامہ ''میثاق'' کی بہتری کے حوالہ سے ایک اجلاس کی صدارت کی۔

ہفتہ 19 جولائی: صبح کو شعبہ مالیات کے کارکنان کے ساتھ مختصر تعارفی نشست ہوئی۔ دن میں مرکزی شعبہ نشرواشاعت کے اجلاس کی صدارت کی۔ سہ پہر تا بعد نماز مغرب مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، لاہور میں حلقہ لاہور غربی کے تنظیمی دورہ کا اہتمام ہوا۔ حلقہ اور ذمہ داران کا تعارف، کل رفقاء سے سوال و جواب کی نشست، بیعت مسنونہ، مختصر خطاب، ذمہ داران کا تعارف اوران کے ساتھ سوال وجواب کی علیحدہ نشست کا اہتمام ہوا۔ نماز عشاء سے قبل اور بعد چند علماء کرام سے متفقہ ترجمہ' قرآن نیز تنظیمی امور کے حوالہ سے ملاقات ہوئی۔

اتوار 20 جولائی: بعد نماز فجر حلقہ فیصل آباد کے تنظیمی دورہ کے لیے روانگی ہوئی۔ مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، فیصل آباد میں ہونے والے اس اجتماع میں حلقہ اور ذمہ داران کا تعارف، کل رفقاء سے سوال و جواب کی نشست، بیعت مسنونہ، مختصر خطاب، ذمہ داران کا تعارف اور ان کے ساتھ سوال وجواب کی علیحدہ نشست کا اہتمام ہوا۔ کراچی واپسی کے لیے لاہور سے فلائیٹ منسوخ ہوجانے کی وجہ سے اسلام آباد روانگی ہوئی۔

پیر 21 جولائی: صبح اسلام آباد سے کراچی روانگی ہوئی۔ شام میں تنظیمی امور کے حوالہ سے نائب امیر اور ناظم اعلیٰ صاحبان کے ساتھ ایک آن لائن اجلاس کی صدارت کی۔

بدھ 23 جولائی: ماہ اگست میں ہونے والی ''اتحادِ اُمت اور پاکستان کی سالمیت'' مہم کے حوالہ سے رفقاء اور احباب کے لیے دو پیغامات کی ریکارڈنگ کرائی۔

معمول کی سرگرمیاں: نائب امیر صاحب سے مستقل آن لائن رابطہ رہا اور دیگر تنظیمی امور انجام دیئے۔ نصاب قرآنی کے حوالہ سے بھی ذمہ داریاں انجام دیں۔ معمول کی ریکارڈنگز کا اہتمام بھی ہوا۔

ضرورت رشتہ

☆ لاہور میں رہائش پذیر ملک فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 26 سال، تعلیم بی ایس سی ایل کمپیوٹر سائنس، قد "5.5'، خوب سیرت وصورت، صوم وصلوٰۃ کی پابند، امور خانہ داری میں ماہر کے لیے دینی مزاج کے حامل، تعلیم یافتہ برسر روزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0322-8947844

اشتہار دینے والے حضرات نوٹ کرلیں کہ ادارہ ہذا صرف اطلاعاتی رول ادا کرے گا اور رشتہ کے حوالے سے کسی قسم کی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔

اخبارِ اسلام

غزہ، اصل صورتحال کیا ہے؟ (بشکریہ: فرینڈز آف فلسطین)

- غزہ پر ناجائز صیہونی ریاست اسرائیل کی طرف سے بدترین طبی بحران مسلط ہے، جس کے اثرات مستقبل میں بھی ناقابلِ تلافی ہوں گے، خواہ خوراک میسر بھی آ جائے۔ آج 100 فیصد آبادی اس قابل نہیں ہے کہ کسی کو خون کا عطیہ دے سکے، کیونکہ ہر کوئی خود غذائی قلت کا شکار ہے۔ یہ تاریخ کا پہلا واقعہ ہے کہ کوئی جغرافیائی خطہ 100 فیصد خون کی درآمد پر مجبور ہو چکا ہے۔ پوری قوم دن بھر میں صرف ایک وقت کھانے پر مجبور ہے، اور بہت سے خاندان ہر تین دن میں صرف ایک بار کھانا کھا رہے ہیں۔ غزہ میں بھوک و قحط ایک المیہ ہے جسے دنیا نظر انداز کر رہی ہے۔ 67 بچے بھوک سے شہید ہو چکے ہیں، جن میں سے 10 بچے جنگ بندی کے بعد بھوک سے جان کی بازی ہار گئے۔ 85 فیصد فلسطینی بچے شدید غذائی قلت کے آخری درجے (پانچویں مرحلے) میں داخل ہو چکے ہیں۔ غزہ کی وزارت صحت کے ڈائریکٹر جنرل ڈاکٹر منیر البرش نے انکشاف کیا ہے کہ جنگ زدہ غزہ میں صرف گھروں کو نہیں بلکہ انسانی نسل کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ 2025ء کے پہلے نصف میں صرف 17000 پیدائشوں کا اندراج ہوا، جبکہ 2022ء کی اسی مدت میں 29000 درج ہوئی تھیں۔ یعنی 41.4 فیصد کی خطرناک کمی ریکارڈ کی گئی۔ اس دوران 2600 حمل ضائع ہوئے، جو کل حمل کا 15.3 فیصد ہیں۔ 220 خواتین دورانِ حمل یا زچگی سے قبل جاں بحق ہوئیں۔ 21 نوزائیدہ بچے پہلے ہی دن زندگی کی بازی ہار گئے۔ 67 بچے پیدائشی نقائص کے ساتھ پیدا ہوئے۔ 2535 نوزائیدہ صحت کی پیچیدگیوں کی وجہ سے نرسری میں داخل کیے گئے۔ 1600 بچے کم وزن کے ساتھ پیدا ہوئے۔ 1460 بچے وقت سے پہلے پیدا ہوئے۔
- بین الاقوامی تنظیم "ڈاکٹرز وِدآؤٹ بارڈرز" نے زور دے کر کہا ہے کہ کم از کم 12 ہزار فلسطینی ایسے ہیں جنہیں فوری طور پر غزہ سے باہر نکال کر علاج فراہم کرنے کی ضرورت ہے، کیونکہ محصور علاقے میں دوا ہے نہ سہولت اور نہ ہی زندگی کی رمق باقی بچی ہے۔ قابض اسرائیل نے 7 اکتوبر 2023ء سے اب تک غزہ میں جو نسل کشی مسلط کر رکھی ہے، اس میں صرف بمباری ہی نہیں بلکہ اجتماعی بھوک، جبری بے دخلی، ہسپتالوں کی تباہی اور بچوں و خواتین کا قتل عام شامل ہے۔ یہ درندگی انسانیت کے ماتھے پر بدنما داغ ہے اور عالمی ضمیر پر ایک بھاری قرض ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق غزہ کی اس ہولناک نسل کشی کے نتیجے میں اب تک ایک لاکھ بچانوے ہزار سے زائد فلسطینی شہید یا زخمی ہو چکے ہیں۔ ان میں زیادہ تر بچے اور عورتیں شامل ہیں۔ گیارہ ہزار سے زائد فلسطینی اب بھی ملبے تلے لاپتہ ہیں جن میں بچوں کی بڑی تعداد شامل ہے۔ میڈیا میں رپورٹ کیے جانے والے اعداد و شمار کے مطابق 7 اکتوبر 2023ء سے جاری اسرائیلی درندگی میں اب تک شہداء کی تعداد 58765 اور زخمیوں کی تعداد 140485 تک پہنچ چکی ہے۔ 18 مارچ 2025ء کے بعد سے 7938 شہداء اور 28444 زخمی رپورٹ ہو چکے ہیں۔
- غزہ کے مظلوم عوام کے ساتھ اظہارِ یکجہتی اور اسرائیلی قبضے کی جانب سے مسلط کردہ بھوک کی ظالمانہ پالیسی کے خلاف عالمی سطح پر اتوار 20 جولائی کو دنیا بھر میں عالمی احتجاج کیا گیا جس میں مظاہرین نے مطالبہ کیا کہ غزہ میں جاری نسل کشی کا فوری خاتمہ کیا جائے اور انسانی بنیادوں پر خوراک اور ادویات کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے۔

مسلم دنیا سے متعلق دیگر ممالک کی اہم خبریں

- **بھارت: پاور پلانٹ لگانے کے لئے 2 ہزار مسلمان خاندان بے دخل:** دکن کرونیکل کے مطابق مودی سرکار کی آسام میں بھارتی تاریخ کی سب سے بڑی بے دخلی مہم جاری ہے۔ اڈانی گروپ کے تھرمل پاور پروجیکٹ کے لیے دو ہزار سے زائد مظلوم مسلمان خاندانوں کو ان کے گھروں سے نکالا گیا ہے۔ بے گھر افراد حکومت سے مکمل معاوضہ اور باوقار طریقے سے دوبارہ آبادکاری کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

ممبئی ٹرین دھماکے، تمام 12 مسلمان بری: ممبئی ہائی کورٹ نے 7 نومبر 2006ء کے ممبئی ٹرین دھماکوں میں سزا یافتہ تمام 12 افراد کو بری کر دیا۔ عدالت نے قرار دیا کہ استغاثہ ان کے خلاف الزامات ثابت کرنے میں بری طرح ناکام رہا ہے، تمام ملزم مسلمان تھے جن میں سے 5 کو ٹرائل کورٹ نے سزائے موت اور 7 کو عمر قید سنائی تھی۔

- **اسرائیل: یاہو حکومت کے خلاف ہزاروں افراد کا احتجاج:** نیتن یاہو حکومت کے خلاف تل ابیب میں ہزاروں اسرائیلیوں نے فوجی ہیڈ کوارٹرز کے سامنے احتجاج کیا۔ مظاہرین نے حکومت کے خلاف نعرے لگائے اور حماس سے مذاکرات کرنے اور یرغمالیوں کو رہا کرنے کا مطالبہ کیا۔ دریں اثنا مذہبی جماعت "شاس" یاہو حکومت سے علیحدہ ہو گئی ہے۔
- **شام: وزارت دفاع پر اسرائیلی حملے:** اسرائیلی فوج نے دارالحکومت دمشق میں شامی جنرل اسٹاف ہیڈ کوارٹر، وزارت دفاع کے دفاتر اور قصر الشعب کے اردگرد شدید بمباری کی۔ شام کی وزارت صحت کے مطابق اس حملے میں 3 افراد شہید اور 34 زخمی ہوئے ہیں۔ اس سے قبل اسرائیل شام کے سرحدی شہر سویدا میں اسرائیل نواز دروز کے ذریعے نسلی فسادات کو ہوا دے کر 99 افراد کو ہلاک کرا چکا ہے۔ ان فسادات کو روکنے کے لیے شامی فوج کو پوزیشن سنبھالنا پڑی تھی۔
- **متحدہ عرب امارات: افغان باشندوں کی بے دخلی شروع:** پاکستان اور ایران کے بعد متحدہ عرب امارات نے بھی اُن افغان باشندوں کو واپس افغانستان بھیجنا شروع کر دیا جو افغانستان میں افغان طالبان حکومت کے قیام کے بعد ملک سے فرار ہوئے تھے۔
- **بیلجیئم: غزہ میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی باعث شرم:** شاہ فلپ: سیاسی بیانات سے اجتناب کرنے والے بیلجیئم کے بادشاہ شاہ فلپ نے کہا ہے کہ غزہ میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزی انسانیت کے لیے شرم کا مقام ہے۔
- **امارات اسلامیہ افغانستان: توہین رسالت کے مجرم کو سزائے موت:** وزارت امر بالمعروف و نہی عن المنکر نے اعلان کیا ہے کہ صوبہ پکتیا کی میں شریعت اور پیغمبر اسلام ﷺ کی گستاخی کے الزام میں عبدالعلیم خاموش نامی شخص کو سزائے موت سنائی گئی ہے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ افغان طالبان کے 4 سالہ دورِ اقتدار میں کسی کو مبینہ توہین مذہب پر سزائے موت سنائی گئی ہے۔
- **سعودی عرب: خانہ کعبہ کا سالانہ غسل:** مسجد الحرام میں غسل کعبہ کی سالانہ تقریب میں 'خادم الحرمین الشریفین' شاہ سلمان بن عبدالعزیز کی نیابت کرتے ہوئے گورنر مکہ مکرمہ اور آئمہ کرام سمیت دیگر اہم شخصیات اور غیر ملکی سفرا بھی شریک ہوئے۔ اس موقع پر شرکاء نے 40 لیٹر آب زم زم اور عرق گلاب سے بیت اللہ کی اندرونی دیواروں اور فرش کو غسل دیا اور نوافل ادا کیے۔
- **بنگلہ دیش: فضائیہ کا طیارہ کالج پر گرنے سے 31 افراد جاں بحق، 50 زخمی:** دارالحکومت ڈھاکہ کے شمالی علاقے 'اُترا' میں ایئر فورس کا تربیتی طیارہ کالج اور اسکول پر گر کر تباہ ہو گیا، جس کے نتیجے میں بچوں سمیت 31 افراد جاں بحق اور 50 سے زائد زخمی ہو گئے۔

تحقیق: خالد نجیب خان (معاون مرکزی شعبہ نشر و اشاعت)

cannot bring a millennia-old civilization state to its knees.

Nevertheless, it is now evident that Israel's illusion of regional supremacy and "aggression at will" is founded on destabilizing Iran, followed by other regional powers – resulting in instability, division, and chaos in Muslim West Asia. This is neither in the interest of the countries in the region nor of our friends in China and Russia, whose national interests are founded on stability; nor is it compatible with the US and Europe's global pivot agenda. Yet Netanyahu and his hypocritical "Bibi-Firsters" in the West have shown that they are callous enough to engulf the world in "forever wars" to prolong their corrupt political careers and expansionist delusions – founded on apartheid, genocide, and aggression against Arab neighbors in the region – coupled with blackmail, never-ending scandals, and extortion in the West.The international community needs to immediately address this fundamental threat to regional and global peace and security, which also endangers the national interests of almost all countries and the prosperity and welfare of the people of the region and beyond. I have personally witnessed, in more than four decades of diplomacy – including well-documented Israeli obstructions in the negotiations for the exchange of American hostages in Lebanon with Lebanese and Palestinian hostages in Israel in 1991 – that the Israeli political establishment has been, and always will be, willing to sacrifice the treasure, freedom, and blood of its closest allies for even the most trivial gains. Anyone harboring the illusion that Israel will provide them with help and security will one day wake up to the ugly reality that they have been ruthlessly erected as Israel's first line of defense, without any reciprocity.The essential pillar of Netanyahu's policy is chaos, discord, and instability. The only real "existential threat" – to him – is regional cooperation: Be it the establishment of a zone free from nuclear and other weapons of mass destruction in the Middle East – called for by the UNGA consistently since 1974 – or the establishment of a regional security and cooperation scheme in the Strait of Hormuz region, called for in paragraph 8 of Security Council Resolution 598 in 1987.As Hamad bin Jassim bin Jaber Al Thani, the former prime minister of Qatar, has warned, our region – and indeed the entire world, including the permanent members of the Security Council – cannot prosper under the persistent shadow of Israeli domestic politics driving regional adventurism. It is high time for the UNSC to take practical measures to create a regional framework for dialogue, confidence-building, and cooperation among countries of the Hormuz region or Muslim West Asia, with a proper umbrella of global guarantees from the UNSC and its permanent members.Iran has offered ideas such as the Hormuz Peace Endeavour (HOPE) in 2019 or the Muslim West Asian Dialogue Association (MWADA) in 2024. Everyone in our region and beyond has a very high stake in thwarting the agenda of regional destabilization. Other countries in the HOPE or MWADA region, including Bahrain, Egypt, Iraq, Jordan, Kuwait, Oman, Qatar, Saudi Arabia, Syria, Türkiye, the United Arab Emirates and Yemen, who have now seen some of the horrifying realities of Israel's concocted dangerous future, should take the matter in their own hands, present individual or joint initiatives, improve Iranian proposals or provide plans of their own, and collectively and without further delay ask the UNSC to adopt a resolution for regional arrangements drafted primarily by the countries of this region.

The lesson of the past 10 years since the conclusion of JCPOA must have illustrated to everyone that coercion will ultimately harm even its initiators. Diplomacy for a future of common vision, hope and positive-sum outcome is, has always been, and will forever remain the only reasonable way. Time is of the essence.

About the Author: Javad Zarif is a Professor of Global Studies at University of Tehran. Former Vice President and Foreign Minister of Iran and the co-architect of Iran nuclear deal.

Courtesy: https://www.aljazeera.com/opinions/2025/7/15 /build-regional-stability-from-the-ashes-of-netanyahus-war-on-jcpoa

ضرورت کمپیوٹر آپریٹر

شعبہ نظامت، دارالاسلام ،مرکز تنظیم اسلامی ملتان روڈ لاہور میں کمپیوٹر آپریٹر کی ضرورت ہے جو Inpage اور MS-Excel میں کام کرنے کا تجربہ رکھتا ہو۔کورل ڈرا میں تجربہ اضافی قابلیت شمار ہوگا۔ تنظیم اسلامی کے رفقاء کو ترجیح دی جائے گی۔ درخواست گزار اپنی CV مرکز تنظیم کے ای میل markaz@tanzeem.org پر ارسال کریں۔

Build regional stability from the ashes of Netanyahu's war on JCPOA

By: Javad Zarif

Ten years ago, on July 14, I joined my counterparts from China, France, Germany, Russia, the United Kingdom, the United States and the European Union to announce the conclusion of a unique achievement of diplomacy, bringing a peaceful end to an unnecessary crisis founded on lies and a blatant policy of securitization to divert global attention from the real nuclear threat to peace in West Asia. The entire world celebrated the conclusion of the Iran nuclear deal, officially known as the Joint Comprehensive Plan of Action (JCPOA), except for Israeli Prime Minister Benjamin Netanyahu and other leaders in the Israeli nuclear apartheid regime, who saw – and continue to see – peace and stability as the only real "existential threat", and who publicly pledged to destroy the deal.Today, some of our successors are clamoring to deal with the aftermath of an aggression against Iran, right in the middle of new nuclear negotiations. This aggression came from the rogue, non-NPT (the Treaty on the Non-Proliferation of Nuclear Weapons) possessor of nuclear weapons in West Asia – Israel. It targeted safeguarded nuclear facilities of an NPT member and coupled the act with other war crimes by targeting civilian quarters, childcare centers, scientists, and off-duty military commanders. The butcher of Gaza went even further with Israel's latest aggression and broke a millennia-old tradition by targeting national leaders. This indicated a clear and publicly stated attempt to bring chaos and instability to the entire region.The only power to have ever used nuclear weapons – the US – rushed to the aid of this rogue aggressor as its campaign began to falter. In a reckless and unlawful move, it targeted Iran's nuclear facilities in a futile attempt to halt the country's peaceful nuclear progress – much of which, ironically, was achieved after the US unilaterally withdrew from the JCPOA. At the same time, the successors of my E3/EU counterparts – the representatives of France, Germany, and the UK, along with the EU, have been simultaneously boasting about "Netanyahu doing their dirty work", and threatening, in absolute bad faith, to invoke the "dispute resolution mechanism" in the JCPOA and United Nations Security Council (UNSC) Resolution 2231, which legally endorsed the nuclear deal. They do so while they have, in words and deeds, terminated their status as JCPOA participants by disavowing the most fundamental pillar of the JCPOA, in calling for the dismantlement of Iran's peaceful enrichment program – while embarrassingly failing to fulfil, even minimally, their own economic and financial obligations towards Iran through at least seven of the past 10 years.

On July 20, 2021, I argued against the ability of the E3/EU to invoke the JCPOA "dispute resolution mechanism" – erroneously and self-servingly called "snapback", a term that was never used in the JCPOA or UNSC Resolution 2231 – in my 140-page letter to the Secretary-General of the UN, which was circulated as UN General Assembly (UNGA) document A/75/968 and Security Council document S/2021/669. My well-documented legal arguments have now been further strengthened by the more recent statements and actions of the E3/EU, in which they have clearly terminated their status as "JCPOA Participants". The Iranian armed forces, relying on home-grown military capability, have once again destroyed the myth of Israeli invincibility, exposing the thin skin of the bully. At the same time, the brave and proud Iranian people thwarted the delusion of Netanyahu and his cohorts to dismember Iran. Once again, Iran proved that even two nuclear powers, combined,

Vol: 34 Regd. No. C.P.L NO.114 No.28

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore